REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۱۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۲۱ رجب ۱۴۰۳ھ — ۵ ہجرت ۱۳۶۲ ہش — ۵ مئی ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان: یکم ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز اور محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان: یکم ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

٭ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بھی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ٭

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں پر شکر کے اظہار کیلئے ہر گھر میں اللہ کی بھرپور حمد کیجائے

چند ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اتنے فضل نازل فرمائے ہیں کہ ساری عمر ان کا شکر ادا کرتے رہیں تو کم ہے

اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ اس کی غیر معمولی مدد و نصرت اور حفاظت جلد آئے گی!

مجلسِ مشاورت کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ربوہ: ۳ شہادت (اپریل)۔ جماعتِ احمدیہ کی چونسٹھویں مجلسِ مشاورت کی کارروائی میں سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر بحث کا آخری مرحلہ آج دن کے ایک بجنے میں پانچ منٹ پر ختم ہوا۔ آخری سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید وقفِ جدید کے بارے میں تھی۔ اس کے بعد حضور نے اپنا اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ جو ایک بجنے میں پانچ منٹ پر شروع ہوا اور ایک بج کر ۲۶ منٹ پر ختم ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کامل حمد کرنے والا صرف ایک ہی وجود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ ورنہ عام انسان تو ناشکریوں کے بہت مظاہرے کرتا ہے۔ جب انسان حقیقی حمد کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو لازماً وہ اپنی اصلاح اور نیک اعمال کی بجاآوری کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس میں عجز اور انکسار بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ حضور نے احبابِ جماعت کو تلقین کی کہ حال ہی کے چند ماہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر جو بے انتہا فضل نازل فرمائے ہیں اُن کے شکرانے میں اللہ کی بھرپور حمد کریں۔ اور ہر گھر میں یہ بات موضوع بن جائے۔ گھروں میں خاوند، بیوی، بچے اسی کا ذکر کریں۔ اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کی حمد ایک عام تحریک کی شکل میں جاری و ساری رہنی چاہیئے۔

حضور نے ایک اور اہم بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ جماعت کا مجموعی اقتصادی معیار بلند کرنے کے لئے تجارت اور صنعت کے میدان سے منسلک ذہن دماغ آگے آئیں اور ایسی صنعتوں کو فروغ دیں جن سے جماعت کے کم استطاعت رکھنے والے بھی جن میں بیوگان، یتامیٰ اور دیگر لوگ شامل ہیں، فائدہ اٹھا سکیں اور وہ عطیہ وصول کرنے والوں کی بجائے معطی بن جائیں۔ اس سلسلے میں بالخصوص ربوہ کو ایک ماڈل بنایا جائے اور جماعت اقتصادی معیار میں اتنی ترقی کرے کہ عطایا کے سلسلے اور احسان کے چشمے افرادِ جماعت کی طرف نہیں بلکہ غیر از جماعت کی طرف بہنے لگیں۔ اور ہم صحیح معنوں میں خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے مصداق بن سکیں۔ حضور نے فرمایا اس سکیم میں پاکستان اور پاکستان کے باہر کے لوگ سرمایہ کاری کرنے کے لئے آگے آئیں۔

حضور نے مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ میں جب اپنے رب کی طرف جھکا تو گزشتہ تھوڑے سے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے میری تضرعات کو سن کر مجھے دو خوشخبریوں سے نوازا۔ حضور نے اپنے دو تازہ خواب سنائے اور ان سے یہ استنباط فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ کی مدد اور حفاظت جماعت کو اپنے دائرے میں لے لے گی۔ اللہ تعالیٰ ایک گہرے دوست

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

سالانہ زرِ اشتراک میں اضافہ

رواں مالی سال کے دوران جہاں اخباری کاغذ کی قیمت، اخراجاتِ ڈاک اور ذرائع نقل و حمل کے کرایوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے وہاں کتابت وغیرہ کی اجرتیں بھی بڑھی ہیں۔ اسی کے ساتھ یکم جنوری ۱۹۸۳ء سے مرکزی کارکنانِ سلسلہ کی تنخواہوں میں بوجہ تجدید گریڈ ہونے والے اضافہ کے باعث بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بڑے بھاری بوجھ کا متحمل ہونا پڑا ہے۔ ان تمام ناگزیر وجوہ کی بنا پر صدر انجمن احمدیہ نے یکم مئی ۱۹۸۳ء سے بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں بتفصیل ذیل اضافہ فرمایا ہے:۔

پوسٹل زون	موجودہ چندہ	آئیندہ چندہ
۱۔ بھارت اور بنگلہ دیش	۲۶/-	۳۰/-
۲۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ فجی اور سپین بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۴۰/-	۲۵۰/-
۳۔ افریقہ۔ جرمنی۔ انگلینڈ۔ اسرائیل اور ماریشس بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۰۰/-	۲۱۰/-
۴۔ برما۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا اور سنگاپور بذریعہ ہوائی ڈاک	۱۵۰/-	۱۶۰/-
۵۔ ممالک بیرون بذریعہ بحری ڈاک	۷۵/-	۸۰/-

اسی طرح اشتہارات کی اجرتوں میں بھی کسی قدر اضافہ کیا گیا ہے۔ امید ہے خریداران اور معاونینِ بدر اس برائے نام اضافہ کو انشراحِ صدر کیساتھ قبول کر کے آئندہ نئی شرح کے مطابق رقوم ارسال کریں گے۔ جزاکم اللہ۔

(مینیجر بدر قادیان)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اِلہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ سالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

اسلام اور صنفِ نازک (۱)

اس وقت ہمارے پیشِ نظر روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر مجریہ ۲۳، ۲۴ اپریل کے دو شمارے ہیں جن میں معاصر مذکور کے مستقل کالم نگار شری وجے کمار نے "پیش رہا ایک ناری سنسار" کے زیرِ عنوان دو اقساط پر مشتمل ایک نوٹ قلم بند کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آج کے مہذب اور ترقی یافتہ دور میں خواتین کے لئے علمی، ثقافتی اور تمدنی شعبوں میں ترقی کی ممکنہ سہولیات فراہم کرنے اور ان کے لئے معاشرہ میں مردوں کے مساوی حقوق کا آئینی تحفظ مہیا کئے جانے کے باوجود وہ بدستور ظلم و ناانصافی، قتل و غارت گری اور درندہ صفت انسانوں کی ہوس پرستی کا نشانہ بنی ہوئی ہیں۔ ایک پاکستان ہی کیا آج کی متمدن دُنیا کا کوئی بھی انسانی معاشرہ اس کرب انگیز صورتِ حال سے مبرا نہیں۔ دُور مت جائیے صرف اپنے ملک میں ہی آئے دن رُونما ہونے والے واقعات پر نظر دوڑائیے آپ کو یقیناً ایسے ہی حیاسوز جرائم کی تصویر دیکھنے کو ملے گی جس کے آگے انسانیت کے جھنڈے مارے شرم کے سرنگوں ہو جاتے ہیں۔

اس تصویر کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ملکی آئین میں عورتوں کو دیئے گئے تحفظات اور پیش بندیوں کے باوجود اس نوع کے گھناؤنے واقعات میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا دکھائی پڑتا ہے جو ثبوت ہے اس بات کا کہ جرائم پیشہ افراد اور منظم گروہوں کو جنہیں مبینہ طور سے پولیس، سماجی کارکنوں اور سیاست دانوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ من مانی کرنے کی ایسی چھوٹ مل چکی ہے کہ وہ ماں، بہن، بیوی اور بیٹی میں بھی تمیز کرنے کے روادار نہیں۔

ابھی چند روز قبل پارلیمنٹ میں اٹھائے گئے ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ گزشتہ دو سالوں (سنہ ۱۹۸۰ء اور سنہ ۱۹۸۱ء) کے دوران ملک میں ہریجن عورتوں کے ساتھ زنا بالجبر کے جو واقعات رُونما ہوئے اُن میں ملک کی دو بڑی ہندی ریاستیں یعنی یو۔پی اور مدھیہ پردیش سرِ فہرست رہیں۔ اول الذکر ریاست میں ان وارداتوں کی تعداد ۱۶۶ اور ۱۵۲ رہی جبکہ موخر الذکر صوبہ میں اس جرم کے اعداد ۱۳۴ اور ۱۴۸ رہے۔ واضح رہے کہ ملک کی ان دو بڑی ریاستوں سے مہیا کئے گئے یہ اعداد و شمار صرف اُن رپورٹوں پر مبنی ہیں جو باقاعدہ پولیس میں درج کرائی گئی تھیں۔

پھر یہی نہیں کہ یہ شرمناک اور قابلِ نفرین سلوک صرف پسماندہ طبقہ کی خواتین سے روا رکھا جاتا ہو بلکہ شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں حتیٰ کہ کم سن اور نابالغ معصوم بچیاں بھی اس قسم کے انسان نما درندوں کی دست درازی سے محفوظ نہیں۔ اس تشویشناک صورتِ حال کے تدارک کے لئے جب خواتین کو محکمہ پولیس میں بھرتی کیا جانے لگا تو کسی قدر اُمید پیدا ہوئی کہ مجبور و مقہور طبقہ نسواں کو بھی ایک سہارا ملے گا۔ مگر وائے افسوس کہ ابھی اس خبر کی روشنائی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ پہلے ملک کے اسی بڑے ہندی صوبہ (یو۔پی) اور اس کے بعد جلگاؤں (مہاراشٹر) سے خواتین کانسٹیبلوں کے ساتھ بھی بدسلوکی اور دست درازی کی خبریں سننے کو ملیں۔

اسی تسلسل میں گذشتہ دنوں گورنمنٹ گرلز پالیٹیکنک کالج چنڈی گڑھ کی طالبات نے ایک مرد ٹیچر کی طرف سے ایک طالبہ کے ساتھ کی گئی مبینہ بدسلوکی پر برسرِ عام مظاہرہ کیا اور چند طالبات نے اپنے مطالبات کی تائید میں بھوک ہڑتال بھی کی۔

اِن تمام افسوسناک واقعات کے پیچھے تو جرائم پیشہ افراد یا گروہوں کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے مگر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ آج کے ہندوستانی سماج میں دھرم اور سنسکرتی کے نام پر بھی صنفِ نازک کی عزت و آبرو کے ساتھ کھلے عام کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ اس تعلق سے ایک خاتون رکن پارلیمنٹ مسز اُوشا پرکاش چوہدری نے اس شرمناک حقیقت سے پردہ اُٹھایا ہے کہ آج بھی آزاد ہندوستان میں قریباً ڈیڑھ لاکھ بے یار و مددگار لڑکیاں کرناٹک اور مہاراشٹرا کے مندروں میں دیو داسی کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہی ہیں۔ چنانچہ صرف ساؤنڈتی ضلع بلگام (کرناٹک) ہی میں زمانہ قدیم سے چلے آ رہے دستور کے مطابق ہر سال قریباً پانچ ہزار کمسن لڑکیاں آگ کی دیوی "یلما" کی نذر کر کے مندر میں داخل کر دی جاتی ہیں جہاں بڑی ہو کر وہ طوائفانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہوتی ہیں۔

اسی طرح آزاد ہندوستان کے ایک اور بڑے صوبہ راجستھان میں "کوہ آبو" کے مقام پر ریاستی حکومت کے محکمہ سیاحت کے زیرِ اہتمام سال میں دو بار "مس اراولی" کے نام سے قبائلی لڑکیوں کا جو مقابلہ حُسن کرایا جاتا ہے اس کے پس پردہ بھی کچھ اسی قسم کے شرمناک سکینڈلوں کا انکشاف ہوا ہے۔

قدم قدم پر صنفِ نازک کی اس بے حرمتی کے پہلو بہ پہلو جہیز کے لالچ میں نئی نویلی دلہنوں کا سفاکانہ قتلِ عام بھی ہمارے معاشرے میں روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ یہ خطرناک رُبا دن بدن کس قدر سنگین نوعیت اختیار کر چکی ہے اس کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ گزشتہ سال صرف ایک صوبہ گجرات میں ۵۰ سے زیادہ نوبیاہتا لڑکیاں جہیز کی دیوی پر موت کے گھاٹ اُتاری گئیں۔

ہندوستانی سماج میں صنفِ نازک کی اس درجہ بے حرمتی، مظلومیت اور کس مپرسی کو دیکھ کر ہی ہماری خاتون وزیرِ اعظم شریمتی اندرا گاندھی کو ایک موقعہ پر مردانہ سماج کے سامنے یہ درد بھری فریاد کرنا پڑی کہ

"ہم عورتیں بھی انسان ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی انسانیت کا سلوک ہونا چاہیئے۔"

(سیاستِ جدید۔ کانپور ۲۹/۱/۸۱)

ایسے مایوس کن اور تشویشناک حالات میں ایک ہندوستانی صحافی ہونے کے ناطے شری وجے کمار کا اولین فرض یہ تھا کہ وہ اس جہت سے دوسرے ممالک کا تجزیہ کرنے سے پہلے خود اپنے سماج میں پھیلی ہوئی بُرائیوں کا منصفانہ جائزہ لیتے اور اس تشویشناک صورتِ حال کی اصلاح کے لئے حکومت اور عوام کے سامنے ٹھوس اور مفید تجاویز رکھتے۔ محض دوسروں کو ہدفِ تنقید بنانے سے تو قومی تعمیر کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص ایسے حالات میں جبکہ وہ خود تسلیم کر چکے ہیں کہ:۔ "آج دھرم کے نام پر جو کچھ اس دیش اور دُنیا میں ہو رہا ہے شاید اس کے نتیجہ کے طور پر دھرم کے لئے بے رُخی اور ناستکتا کی بھاؤنائیں لوگوں میں بڑھ رہی ہیں۔" (باقی)

خورشید احمد انور

غزل

نگاہِ حُسن کو سر در گریباں ہم نے دیکھا ہے
محبت کا یہ انجام پریشاں ہم نے دیکھا ہے
خُدارا اپنے گیسوئے پریشاں کو یہ سمجھا دے
پریشاں کرنے والوں کو پریشاں ہم نے دیکھا ہے
نہ جانے کیا تعلق ہے جنوں کا خستہ حالی سے
کہ دیوانوں کو اکثر چاک داماں ہم نے دیکھا ہے
بزعمِ خویش تنقیدِ گلستاں کے جو ماہر تھے
اِن آنکھوں سے اُنہی کو غم بداماں ہم نے دیکھا ہے
وہی ہے اصطلاحِ میکشاں میں رُوحِ میخانہ
تیری آنکھوں میں جس مستی کو رقصاں ہم نے دیکھا ہے
یہ آنسو صرف آنسو ہی نہیں دِل کی ضیائیں ہیں
شبِ غم اِن سے پلکوں پر چراغاں ہم نے دیکھا ہے
تصوّر کی یہ تیرے کار فرمائی ارے توبہ
سکوتِ شامِ ہجراں کو غزل خواں ہم نے دیکھا ہے
سفینوں کے بھروسے پر خدا کو بھول نہ ڈالو
سفینوں کو تو ہوتے غرقِ طوفاں ہم نے دیکھا ہے
بہارِ عشق میں داغِ محبت سے ہے رنگینی!
کہ اِس ویرانۂ دِل کو گلستاں ہم نے دیکھا ہے
اُن آنکھوں میں خزاں اب جاودانی ہو گئی ثاقب
جن آنکھوں سے کبھی جشنِ بہاراں ہم نے دیکھا ہے

ثاقب زیروی

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور فضل و کرم ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہر پہلو سے انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا

کارکنان نے بھی مثالی خدمت کا حق ادا کیا اور مہمانوں کی طرف سے بھی حیرت انگیز صبر اور اخلاص کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا!

احمدی مستورات نے اتنا حیرت انگیز ردِ عمل دکھایا اور اپنے خطوں میں ایسے عزم کا اظہار کیا کہ خدائی فضلوں کے سامنے سر جھک جاتا ہے

منڈلاتے ہوئے خطرات ٹل جائیں گے اور ساری دنیا میں اسلامی پردہ کی حفاظت کا سہرا احمدی بچیوں کے سر رہے گا انشاء اللہ

جماعت وقفِ جدید میں ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر حصہ لیتی ہے اور آئندہ بھی اسی طرح حصہ لیتی رہے گی۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۳۱ فتح ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا

بے انتہا احسان اور فضل اور کرم

ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہر پہلو سے انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ کارکنان نے بھی مثالی خدمت کا حق ادا کیا۔ چھوٹے کیا اور بڑے کیا، مرد کیا اور عورتیں کیا، سب نے ہی دن رات پورے انہماک اور پورے خلوص کے ساتھ اور دعائیں کرتے ہوئے جو کچھ اُن کے بس میں تھا اپنے رب کے حضور پیش کیا۔ کارکنان کی حاضری کی رپورٹ دیکھ کر میرا دل حمد سے بھر جاتا رہا کہ اُن کی حاضری غیر معمولی طور پر بہتر رہی۔ اور باوجود اس کے کہ کچھ موسم کی دشواریاں درپیش تھیں اور کچھ ایسے مسائل جو ہمیشہ جلسے کے ساتھ لگے رہتے ہیں، وہ اس دفعہ بھی لگے رہے۔ بالعموم انتظام بہت اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مہمانوں نے بھی بہت تکلیف اُٹھانے کے باوجود نہایت ہی صبر کا مظاہرہ کیا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اب انتظامات اتنے پھیل گئے ہیں کہ خصوصیت کے ساتھ اچھے معیار کی روٹی پیش کرنا

ایک بہت بڑا مسئلہ

بن چکا ہے۔ کام تنوروں کی حد سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اور جہاں تک مشینوں کا تعلق ہے اگرچہ احمدی انجینئرز بہت محنت کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک مشین کے ذریعے اعلیٰ معیار کی روٹی تیار کرنا ممکن نہیں ہو سکا۔ اگرچہ روزمرہ کے استعمال کے لئے تو یہ ممکن ہے لیکن اتنے بڑے کام میں جہاں ضرورت فیصلہ کرتی ہے کہ رفتار کتنی تیز ہونی چاہیئے وہاں ہم بعض دفعہ معیاری روٹی پیش نہیں کر سکتے۔ بعض انجینئرز ایسے ہیں جنہوں نے اس کام پر سارا سال محنت کی ہے اور بہتری کے کچھ ذرائع بھی تجویز کئے۔ جن پر اس دفعہ عمل بھی ہوا۔ اور جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ خدا کے فضل کے ساتھ ان ذرائع سے بہت اچھے نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن ان سب ذرائع کو ابھی زیر نظر رکھنا پڑے گا۔ پھر اُن کو آہستہ آہستہ باقی انتظامات پر بھی ممتد کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ صورتِ حال دن بدن بہتر ہوتی چلی جائے گی۔ مگر جہاں تک مہمانوں کا تعلق ہے وہ کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لائے۔ اور جو کچھ بھی اُن کو میسّر ہوا، اُنہوں نے بڑے صبر اور شکر کے ساتھ راضی برضا رہتے ہوئے اسی پر کفایت کی۔

اسی طرح آخری دِن جلسے کے دُوسرے حصّے میں اگرچہ موسم بہت خراب تھا، اس کے باوجود مہمانوں نے

حیرت انگیز صبر

کے ساتھ تقریر کو سُنا۔ ہم تو مسجد کے اندر تھے اس لئے پُوری طرح احساس نہیں ہو سکتا تھا کہ جو دوست باہر بیٹھے ہوئے ہیں وہ کتنی سردی کی تکلیف برداشت کر رہے ہیں اور بولنے والے کا جسم تو ویسے ہی بولتے بولتے گرم ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے گرمی کا احساس تو اُس کو ہو سکتا ہے، سردی کا احساس نہیں رہتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت بھی اور اچھا ہی ہُوا کہ ہمیں ساڑھے پانچ بجے مجبُوراً جلسہ ختم کرنا پڑا۔ بعد میں پتہ چلا کہ ساری جلسہ گاہ بھری پڑی تھی اور خصوصًا دیہاتی جماعتوں کے دوست گیلی پرالی کے اُوپر بڑے صبر کے ساتھ مسلسل کئی گھنٹے بیٹھے رہے ہیں۔ اور ایک آدمی بھی اُٹھ کر باہر نہیں گیا۔

جماعتِ احمدیہ کے صبر اور اخلاص کا یہ جو حیرت انگیز مظاہرہ ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ بات وہیں آتی ہے کہ اس جماعت کے تو اخلاص سے ڈر لگتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو حیرت انگیز اخلاص بخشا ہے، جس کی مثال تو کیا اس کا عشرِ عشیر بھی دُنیا کی دُوسری تنظیموں میں آپ کو نہیں مل سکتا۔ طوعی نظام ہو اور اس قدر اخلاص اور محبت کے ساتھ انسان اپنے وجود کو پیش کر دے۔ اس کی کوئی مثال آپ کو جماعت سے باہر نہیں مل سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

صداقت کا یہ ایک زندہ ثبوت

ہمیشہ کے لئے قائم و دائم رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کی حمد کرنا ہم پر فرض ہی نہیں بلکہ یہ خود بخود دِل سے نکلتی ہے۔ فرض والی بات سے تو ہم بہت آگے نکل چکے ہیں۔ اب تو کیفیت یہ ہے کہ خدا کے احسانات دِل میں پہنچتے ہوئے از خود حمد میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ جُوں جُوں ہم شکر کا حق ادا کر رہے ہیں لَاَزِیْدَنَّکُمْ کا قانون بھی برسرِ عمل رہتا ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلسل بڑھتے ہوئے فضلوں کو آسمان سے اُترتا دیکھتے ہیں۔

اسلام ایک

بہت ہی پیارا مذہب

ہے۔ یہ ایسا حیرت انگیز مذہب ہے کہ اس کے ایک ایک جزو میں ڈُوب کر انسان جنّت حاصل کر سکتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراہیم ــ ۸) والا ایک ایسا جاری اور مسلسل عمل ہے کہ جو اس عمل میں ایک دفعہ داخل ہو جائے اس کے لئے جہنم کا کوئی تصوّر باقی نہیں رہتا۔ وہ ایک حمد سے دوسری حمد میں داخل ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک منزل سے دُوسری منزل میں منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا لامتناہی سلسلہ ہے۔ جس سے دِل بھرتے اور چھلکتے رہتے ہیں۔ اور پھر بھر بھر کر پھر چھلکتے رہتے ہیں، لیکن یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔

اس جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو نظارے دیکھنے میں آئے ان میں سے ایک کا میں خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ مستورات کی تقریر میں میں نے "پردے" کو موضوع کے طور پر اختیار کیا۔ کیونکہ میں محسوس کر رہا تھا کہ دنیا میں اکثر جگہ سے پردہ اس طرح غائب ہو رہا ہے کہ گویا اس کا وجود ہی کوئی نہیں۔ اور اس کے نتیجے میں جو

انتہائی خوفناک ہلاکتیں

سامنے کھڑی، قوم کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی ہیں، ان ہلاکتوں کا کوئی احساس نہیں ہے۔ ماں باپ اپنی بے عملی اور غفلتوں کے نتیجے میں اپنی نئی نسلوں کو ایک معاشرتی جہنم میں جھونک رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو اس کی پرواہ کرے۔ یہ صورت حال ساری دنیا میں اتنی سنگین ہوتی جاری ہے کہ مجھے خیال آیا کہ اگر احمدیوں نے فوری طور پر اسلام کے دفاع کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں نہ لیا تو معاملہ حد سے آگے بڑھ جائے گا۔ چنانچہ جب جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ احمدی مستورات میں بھی یہ کمزوریاں داخل ہو گئی تھیں۔ اور مجھے اس بات کی بہت فکر لاحق ہوئی۔ اس لئے جلسہ کے دوسرے روز میں نے مستورات میں اپنی تقریر میں اپنی بچیوں کو سمجھایا اور انتظامی لحاظ سے بعض سختیاں بھی کیں۔ مثلاً اگر پہلے بے پردہ مستورات کو سٹیج کا ٹکٹ مل جاتا تو اس دفعہ اس بارے میں خاص طور پر سختی کی گئی۔ چنانچہ کچھ شکوے بھی پیدا ہوئے۔ لیکن تقریر کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جس قسم کے خط مجھے اپنی بچیوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں اُن سے یوں محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر زخم کے اوپر اپنے

فضل کا پھایہ

رکھ رہا ہے۔ اور اپنے رحم و کرم کی مرہم لگا رہا ہے۔ اور اس نے کوئی دکھ بھی باقی نہیں رہنے دیا۔

ان انتظامات سے پہلے اور اس تقریر سے قبل بعض لوگوں نے کچھ اندازہ لگا لیا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ بعض ڈرانے والوں نے مجھے ڈرایا کہ دیکھو! اتنی جلدی ایسی سختی نہ کرنا۔ خطرہ ہے کہ بہت سی بچیاں اس سختی کو برداشت نہ کر کے ضائع ہو جائیں گی۔ اس لئے دھیرے دھیرے، رفتہ رفتہ، آہستہ آہستہ قدم اٹھاؤ۔ میں نے اُن سے کہا کہ اب آہستگی کا وقت نہیں رہا۔ کیونکہ معاملہ حد سے بڑھ چکا ہے۔ آج

فوری اقدام کی ضرورت

ہے اور دوسرے یہ کہ تم جو یہ مشورہ مجھے دیتے ہو، تم مجھ پر بھی بدظنی کر رہے ہو اور احمدی بیٹیوں پر بھی بدظنی کر رہے ہو۔ میں تو اس آقا کا غلام ہوں جس نے کھوئی ہوئی بازیاں جیتی ہیں۔ اور دعا کی تقدیر سے تدبیر کے پلڑے پلٹے ہیں۔ اور یہ بچیاں بھی اسی آقا کی غلام ہیں جس کی آواز پر اس کے غلاموں نے جاں نثاری کے ایسے نمونے دکھلائے کہ دنیا ان کو دیکھتی ہے تو باور نہیں کر سکتی کہ دنیا میں ایسی جاں نثار قوم بھی کبھی پیدا ہو سکتی ہے۔

اس وقت میرا ذہن جنگ حنین کی طرف منتقل ہوا اور میں نے سوچا کہ کس طرح مسلمان فوج کے پاؤں اکھڑ گئے تھے۔ اور سواریاں بے قابو ہوئی جاتی تھیں۔ یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صرف چند غلاموں کے درمیان تنہا رہ گئے۔ آپؐ اس وقت ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ سب سے پہلا ردعمل تو آپؐ کا یہ ہوا کہ وہ دشمن جو صحابہؓ کے پیچھے دوڑ رہا تھا اس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ ایک حیرت انگیز کردار ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا، جس کو دیکھ کر روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ خدا نے ہمیں کتنا

عظیم الشان آقاؐ

عطا فرمایا ہے۔ یعنی سب سے پہلے اُس توجہ کو مسلمانوں سے ہٹا کر اپنی طرف منتقل فرمایا اور ایک شعر کی صورت میں یہ اعلان شروع کر دیا کہ ؎

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ٭ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

کہ اے کفار! تم کدھر بھاگ رہے ہو؟ اسلام کی جان تو میں ہوں۔ اگر نبی کی دشمنی تمہیں ان لوگوں کو ہلاک کرنے پر آمادہ کر رہی ہے تو ادھر آؤ۔ یہ نبی یہاں ہے۔ اور اگر کسی کو عبد المطلب کے خاندان سے دشمنی ہے۔ یا کوئی اور وجہ ہے تو عبد المطلب کی اولاد کا سربراہ یا عبد المطلب کی اولاد کی جان یہاں موجود ہے۔ ان کو چھوڑو اور میری طرف آؤ۔ ایسے خطرناک وقت میں دشمن کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا سپہ سالار آپ نے دنیا کے پردے پر کہیں اور نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ اعلان فرمانے کے بعد آپؐ نے

صحابہؓ کو بلایا

اور بلانے کا انداز یہ تھا کہ اعلان کروایا اے انصار! خدا کا رسول تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ اور اے مہاجرین! خدا کا رسولؐ تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ روایتوں میں آتا ہے کہ اس وقت حالت یہ تھی کہ پاؤں اس شدت سے اکھڑ چکے تھے کہ کوشش کے باوجود بھی سواریاں نہیں مڑتی تھیں۔ جن جن کے کانوں میں یہ آواز پہنچی اگر وہ پیدل تھے تو وہ اسی طرح پلٹ آئے اور جو سوار تھے اُن کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے پوری قوت کے ساتھ سواریوں کو موڑنے کی کوشش کی۔ اُن سواریوں کی گردنیں اُن کی چھاتیوں کے ساتھ لگ گئیں لیکن وہ مڑنے کا نام نہیں لیتی تھیں۔ تب انہوں نے تلواروں سے اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹیں اور

لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَبَّیْکَ

کہتے ہوئے پا پیادہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ کیوں گردنیں کاٹیں؟ اپنی گردنیں بچانے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے سواریوں کی گردنیں کاٹیں کہ خود اُن کے اپنے تن سر سے جدا کئے جائیں۔

میں نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ وہ قوم تھی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی۔ اور ہم بھی تو اُسی آقا کے غلام ہیں اور اسی کے تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے تم کتنی بدظنی سے کام لیتے ہو، یہ کہتے ہو کہ جب میں احمدی بچیوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کے نام پر بلاؤں گا تو وہ نہیں آئیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بات جو تم کہتے ہو، ناممکن ہے، تم دیکھو گے کہ وہ ساری کی ساری انشاء اللہ ادھر پلٹیں گی۔ اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹیوں کو ضائع نہیں کرے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مجھے ایسے ایسے دردناک خط ملے کہ میں وہ پڑھتا تھا اور میرا دل حمد سے بھر جاتا تھا۔ اور مومن کی حمد خود بخود دعا میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ ان بیٹیوں کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی تھیں کہ خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور انہوں نے اپنے

عہد کو سچا ثابت کر دکھایا

پس یہ وہ جماعت ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئی ہے کوئی ہے دنیا میں طاقت جو خدا کی ایسی جماعت کو مٹا سکے جس میں اسوۂ محمدی زندہ ہو، اس کو دنیا کی کونسی طاقت مٹا سکتی ہے؟ آپ کی ساری ضمانت، آپ کی ساری حفاظت اسوۂ محمدی میں مضمر ہے۔ اس اسوہ کو حرز جان بنا لیں۔ اس کو اپنے رگ و پے میں رچا لیں۔ پھر آپ ہمیشہ کی زندگی پا جائیں گے۔ ایسی زندگی پائیں گے جس کے اوپر موت کو کوئی دخل نہیں رہتا۔

پس یہ بھی حمد کے اظہار کی بات تھی اور شکر کے اظہار کی بات تھی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہمارا شکر از خود حمد میں بدل جاتا ہے۔ ایک ہی چیز کے دو نام معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ جماعت کو مطلع کروں کہ وہ خطرات جو منڈلا رہے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل رہے ہیں اور ٹل جائیں گے اور ساری دنیا میں

اسلامی پردے کی حفاظت کا سہرا

احمدی بچیوں کے سر رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہم نے سب کھوئی ہوئی اقدار کو واپس حاصل کرنا ہے۔ ہم اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاشرے کی حفاظت نہیں کریں گے۔ اور اسے دوبارہ دنیا میں قائم اور نافذ نہیں کر دیں گے۔

پردے کے سلسلے میں کچھ معمولی شکایات بھی پیدا ہوئیں کہ بعض باتوں میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ لیکن جب ان بچیوں کو سمجھایا گیا تو وہ سب سمجھ گئیں۔ بات یہ ہے کہ صرف سٹیج کے ٹکٹ سے روکا گیا تھا، ناراضگی کے اظہار کے طور پر۔ یہ تو کوئی ناانصافی نہیں ہے۔ سٹیج تو کسی کا حق نہیں ہے۔ ناانصافی تو حق تلفی کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے اگر بعض پردہ دار بچیوں کو بھی سٹیج ٹکٹ سے محروم کر دیا گیا تو انہیں اس کا برا نہیں منانا چاہیئے تھا۔ مثلاً بعض ایسی خواتین ہیں جو ایسے علاقوں سے آتی ہیں جہاں چادر کا پردہ بڑی سختی کے ساتھ رائج ہے۔ اور

اں پر دست پر کوئی مسلمان اعتراض نہیں کر سکتا۔ صرف اس لئے کہ چونکہ انہوں نے برقع نہیں پہنا اگر ان کو ٹکٹ سے محروم کر دیا گیا تو

یہ ایک غلطی ہو سکتی ہے

ناانصافی نہیں۔ کیونکہ انصاف کا معاملہ تو حقوق میں شروع ہوتا ہے۔ سٹیج ٹکٹ تو احسان کا معاملہ ہے۔ اُن کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے تھا کہ انتظام میں غلطی ہو گئی ہے۔ کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ ہمارا ابھی کونسا حق تھا جماعت کا یہ احسان تھا کہ ہمیں ٹکٹ مِلا کرتا تھا۔ اب احسان نہیں ہے تو ہم اس پر بھی راضی رہیں گی۔ اگر وہ یہ ردِّ عمل دکھاتیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے درجات اور بھی بڑھا دیتا۔

اسی طرح بعض اور بھی اس قسم کی مثالیں ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والی خواتین ہیں۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق اُن کے پردے کا معیار نسبتاً مختلف اور نرم ہے۔ ہاں جب، وہ ان کاموں سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کی عام زندگی میں لَوٹتی ہیں تو ان کا فرض ہے کہ نسبتاً زیادہ سختی سے پردہ اختیار کریں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کام کے کپڑے اور ہوتے ہیں اور جب انسان گھر میں آکر روزمرہ کی زندگی اختیار کرتا ہے تو وہ کام کے کپڑے اُتار دیتا ہے اور دُوسرے کپڑے پہن لیتا ہے۔ پس اسلام میں بھی تو یہی طریق جاری رہنا چاہیئے۔ اگر کام کے تقاضے اور کام کے کپڑے آپ کو نسبتاً نرم پردہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ بشرطیکہ آپ

حیا کی چادر

میں لپٹی ہوئی ہوں۔ لیکن اس کے بعد روزمرہ کی زندگی میں یہی طریق اختیار کرنا درست نہیں ہے۔ انگلستان اور امریکہ وغیرہ میں ہم نے دیکھا ہے مزدور بالکل اَور کپڑے پہن کر کام پر جاتے ہیں۔ اور جب واپس آتے ہیں تو صاف ستھرے، کوٹ پتلون پہنے اور نکٹائی لگاتے باہر نکلتے ہیں۔ اور پہچانے نہیں جاتے کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ اس لئے آپ بھی اپنے معاشرے میں اسی قسم کی مناسب حال تبدیلیاں پیدا کیا کریں۔ پھر آپ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح بڑی عمر کی عورتیں ہیں۔ اگر وہ اس عمر سے تجاوز کر گئی ہیں جہاں ناپاک لوگوں کی گندی نظریں اُن پر پڑیں تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ

اُن پر کوئی حرف نہیں ہے

اور نہ ہی کوئی حرج ہے۔ ایسی عورتیں اگر عام شریفانہ طریق پر چادر لے لیں جو ہمارے ہاں رائج ہے خواہ چہرہ نہ بھی ڈھکا ہُوا ہو، تو یہ اُن کے لئے جائز ہے۔ کیونکہ جس چیز کی قرآن کریم اجازت دیتا ہے اس کو دُنیا میں کون روک سکتا ہے۔ اور قرآن کریم کے تقاضوں کو ہمیں بہر حال پورا کرنا چاہیئے۔

اگر سٹیج ٹکٹ کے معاملہ میں اُن پر بھی کسی قدر سختی ہو گئی ہو جس کی وجہ سے اُن کی دلآزاری ہوئی ہے تو انہیں حلم سے اور درگذر سے کام لینا چاہیئے۔ ویسے انتظام کی طرف سے عمداً ایسا نہیں ہُوا۔

لیکن آئندہ کے لئے جماعت کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیئے کہ پردہ کے متعلق انفرادی طور پر ایسے فیصلوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ورنہ اس کا ناجائز استعمال ہوگا۔ اور از خود لوگ بعض اجازتیں اپنے لئے لینی شروع کر دیں گے۔ اگر

اجازت کا غلط استعمال

کریں گے تو پھر ہم اسی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے جس مصیبت سے نکل کے آئے ہیں۔ اس لئے اس قسم کی چیزیں جماعتی انتظام کے تحت ہونی چاہئیں۔ جن خواتین کو جس قسم کے اسلامی پردے کی ضرورت ہے وہ اپنے انتظام کو بتائیں کہ میرے یہ حالات ہیں اور میرے متعلق قرآن کریم کا یہ حکم ہے۔ اور میں اس کے مطابق عمل کر رہی ہوں۔ پھر انتظام کو کوئی شکوہ نہیں ہوگا۔ لیکن بچیاں خصوصاً ایسے طبقے کی بچیاں جو ناز و نعمت میں پلی ہوتی ہیں اور جن کے لئے خطرات زیادہ ہیں ان کے بارہ میں نظام جماعت کو اجازت دیتے وقت بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ پھر ایسی خواتین ہیں جن کو باہر تو نکلنا پڑتا ہے لیکن وہ سنگھار پٹار کر کے

نکلتی ہیں۔ اب کام کا سنگھار پٹار سے کیا تعلّق ہے۔ سنگھار پٹار ان کے اس فعل کو جھٹلا دیتا ہے کہ اگر تم فلاں کام کے سلسلے میں نرم پردہ کرنے پر مجبور ہو تو کم از کم پردے کے جو دُوسرے تقاضے ہیں ان کو تو پُورا کرو۔ پورے سنگھار پٹار اور زینتوں کے ساتھ باہر نکلو اور پھر کہو کہ اسلام ہمیں اجازت دیتا ہے کہ یہاں نسبتاً نرم پردہ کر لیں، یہ غلط بات ہے۔ اسلام کے نام کو غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

الغرض اس قسم کی کچھ بالکل معمولی انتظامی سختیاں تھیں جو کی گئیں۔ بہر حال میرا یہ فیصلہ تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو رفتہ رفتہ مزید سختی کی جائے گی۔ اور اس تنبیہ کے لئے سب سے پہلے مَیں نے اپنے آپ کو چُنا۔ میرا فیصلہ یہ تھا کہ پیشتر اس کے کہ کسی احمدی بچّی کو نعوذ باللہ من ذٰلک بے پردگی کی وجہ سے جماعت میں سے نکالنا پڑے، پہلے مَیں اپنے دِل پر سختی کروں گا۔ ان کے لئے

راتوں کو اُٹھ کر روؤں گا

اپنے ربّ کے حضور عاجزانہ عرض کروں گا کہ اَے اللہ! ان بچیوں کو بچا۔ اور مجھے توفیق دے کہ مَیں پہلے تنبیہ کے تقاضے پُورے کروں۔ اس کے بغیر کوئی قدم نہ اُٹھاؤں۔ نرمی، محبّت اور پیار سے، جس طرح بھی بن پڑے مَیں اُن کو سمجھاؤں اور واپس لانے کی کوشش کروں۔ ان کی ذمّہ داریاں ان کو بتاؤں۔ جب یہ سارے تقاضے پُورے ہو جائیں اور ہر قسم کی حجّت تمام ہو جائے۔ پھر تُو ایسا فضل کر کہ سختی کا موقعہ پیش ہی نہ آئے۔ یہ میرا فیصلہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور اس کے احسانات کو آدمی گِن نہیں سکتا کہ اس چیز کا موقعہ ہی نہیں آنے دیا۔ احمدی عورت نے حسن و احسان کا اِتنا

حیرت انگیز ردِّ عمل

دِکھایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے سامنے سر جُھک جاتا ہے۔

اب مَیں مَردوں کو اس طرف متوجّہ کرتا ہوں کہ اگر ان کی بچیوں نے اِسلام کی خاطر کچھ فیصلے اور عزم کئے ہیں تو اُن کی راہ میں روک نہ ڈالیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو وہ خدا کے سامنے دوہرے طور پر جوابدہ ہوں گے۔ اور پھر وہ خود ان نتائج کے ذمّہ دار ہوں گے جو اس کے نتیجہ میں پیدا ہوں اور ظاہر ہوں۔

اِس مختصر سی تنبیہ پر ہی مَیں اکتفا کرتا ہوں۔ اور سمجھنے والے سمجھیں گے کہ اگر کوئی احمدی بچی خُدا کی خاطر ایک پاکیزہ اور عصمت والی زندگی اور حفاظت والی زندگی اور قناعت والی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے، تو کسی مرد کو ہرگز اس کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ چیز خود اُن کے لئے اور اُن کے گھروں کے لئے بہتر ہے۔ اُن کے گھروں کو جنّت بنانے کے لئے یہ ضروری ہے۔

بعض لوگ اپنی بے وقوفی کی وجہ سے اس بات کو نہیں سمجھتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی فیشن میں ہے۔ حالانکہ فیشن میں کوئی زندگی نہیں۔ اصل زندگی تو اس فیشن میں ہے جو

دِین کا فیشن

ہے۔ اَور یہ نہیں ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو فرمایا کہ یہ زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔ پس زندگی کا فیشن تو ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سیکھیں گے، نہ کسی اَور سے۔

ایک چیز جو بعض دفعہ بچیوں کو بھی پریشان کرتی ہے اور بعض دفعہ مَردوں کو بھی، وہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ پردہ اختیار کرنے کی وجہ سے سوسائٹی ہمیں ادنیٰ اور حقیر سمجھے گی۔ وہ کہے گی یہ اگلے وقتوں کے لوگ ہیں۔ چنانچہ جن احمدی عورتوں نے اس معاملے میں کمزوری دکھائی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ ان میں بے حیائی کا کوئی عنصر نہیں تھا۔ دراصل

نفسیاتی کمزوری

نے اس میں ایک بہت ہولناک کردار ادا کیا ہے۔ عورتیں سمجھتی ہیں کہ اگر ہم اس دُنیا میں جہاں سے پردے اُٹھ رہے ہیں، اپنی سہیلیوں کے سامنے برقع پہن کر جائیں گی تو وہ کہیں گی کہ یہ اگلے وقتوں کی ہیں، پگلی ہیں، پاگل ہو گئی ہیں، یہ کوئی برقعوں کا زمانہ ہے۔ اور یہی بات مَردوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔ حالانکہ وہ

اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ عزتِ نفس اور دوسرے کا کسی کی عزت کرنا، انسان کے اپنے کردار سے پیدا ہوتا ہے۔ دنیا کی نظر میں لباس کی کوئی بھی حیثیت نہیں رہتی۔ اگر کوئی آدمی صاحب کردار ہو تو اس کی عزت پیدا ہوتی ہے اور یہ عزت سب سے پہلے اپنے نفس میں پیدا ہونی چاہیئے۔ عظمتِ کردار اپنے نفس سے شروع ہوتی ہے۔ اور جب اپنے نفس میں عزت پیدا ہو جائے تو پھر دوسروں کی دی ہوئی عزتیں بے معنی رہ جاتی ہیں۔

بہرحال یہ

ایک خطرناک رجحان

ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ آپ اپنے کردار کے اندر ایک عظمت پیدا کریں اور اس کا احساس پیدا کریں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا قانون از خود آپ کو آپ کے وجود کے اندر معزز بنا دے گا۔ اور ایسے معززین کو پھر دنیا کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں رہتی۔ وہ ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ ہاں دنیا اُن کی پرواہ کرتی ہے۔ دنیا اُن کو پہلے سے زیادہ عزت دیتی ہے۔ گھٹیا نظر سے نہیں دیکھتی بلکہ رفعتوں کی نظر سے دیکھتی ہے۔ یہ فطرت کا ایک ایسا اٹل قانون ہے کہ جس نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے، وہ گواہ ہوگا کہ یہ قانون کبھی نہیں بدلتا۔

پس جن بچیوں کے دل میں یہ خوف ہو اُن کو یہ بات سمجھانے کی ضرورت ہے کہ آپ ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ آپ نے دنیا میں

ایک عظیم انقلاب

برپا کرنا ہے۔ آپ دنیا والوں سے مختلف ہیں۔ اس لئے اپنی ذات میں خوش رہنے کی عادت ڈالیں۔ چونکہ ہر کام آپ محض للہ کر رہی ہوں گی اس لئے اپنے متعلق محسوس کریں کہ خدا نے آپ کو عزت بخشی ہے۔ اور آپ کو ایک اکرام بخشا ہے۔ اور جو دخترِ کرام ہو اُسے دنیا کی عزتوں کی کیا ضرورت ہے۔

اس کے باوجود بھی اگر آپ کو کوئی کہتا ہے کہ یہ اگلے وقتوں کی ہیں تو آپ کہیں کہ ہاں ہاں، ہم اگلے وقتوں کی ہیں۔ لیکن اُن اگلے وقتوں کی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وقت تھے اور وہ اگلے وقت، ایسے وقت تھے کہ جن کے سامنے ماضی بھی گزشتہ وقت تھا اور مستقبل بھی گزشتہ وقت ٹھہرتا ہے۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وقت میں ہی تو وقت نے رفعت اختیار کی تھی۔ اور زمانی قیود سے آزاد کر دیا گیا تھا۔ وہی وقت تھا جو سب سے آگے تھا اور ہمیشہ آگے رہے گا۔ اور انسان کا مستقبل کروڑ ہا کروڑ سال تک آگے چلتا چلا جائے گا۔ تب بھی مستقبل کا انسان کبھی بھی حضرت محمد مصطفےٰ علیہ اللہ علیہ وسلم سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ پس کہو اور

جرأت سے کہو

کہ ہم اگلے وقتوں کی ہیں۔ لیکن اُن اگلے وقتوں کی جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھے۔ وہ کہتے ہیں پگلیاں ہو گئی ہو تو کہو کہ ہاں ہم پگلیاں ہیں، دیوانیاں ہیں، لیکن محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پگلیاں ہیں۔ اور دنیا کی فرزانگیوں سے ہماری کوئی بھی نسبت نہیں ہے۔ نہ ہی ہم اس فرزانگی کو حرص کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ ہماری دیوانگی جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیار کی دیوانگی ہے، تمہاری فرزانگی سے کروڑوں گُنا افضل اور زیادہ پیاری ہے۔

اگر یہ احساس پوری طرح بیدار ہو تو یہ پردے تکلیف کی بجائے لطف کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور معاشرے کو ایک عجیب جنت عطا ہوتی ہے۔ پس قربانی تو دراصل ہے ہی کوئی نہیں۔ یہ تو

نعمت ہی نعمت

ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ نعمت پہلے بھی عطا فرمائی تھی اور اب دوبارہ اس نعمت پر پوری شان کے ساتھ قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پس دعا کرتے رہیں اور کوشش کرتے رہیں۔ اور اپنے دائیں بائیں، آگے پیچھے نصیحت جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح سے اسلامی معاشرے کی تمام قدروں کو زندہ اور اعلیٰ اور ارفع طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اب میں صرف چند لفظوں میں

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔

جمعہ پر آنے سے قبل مجھے وقفِ جدید والوں کی طرف سے ایک ارجنٹ (URGENT) یعنی فوری چٹھی ملی کہ وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے اور گزشتہ طریق یہی ہے کہ یہ اعلان جلسہ سالانہ کے بعد پہلے خطبہ جمعہ میں کیا جاتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کسی خاص تحریک کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وقفِ جدید میں ہمیشہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ اور آئندہ بھی اسی طرح حصہ لیتی رہے گی۔ چونکہ اس تحریک کو بہت اچھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس لئے اس کی ضرورتوں کو جو دراصل جماعت کی ضرورتیں ہیں، جماعت نے بہرحال پورا کرنا ہے۔ اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری کرے گی۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ سب دوست یہی کوشش کریں کہ جہاں تک توفیق ہو، پہلے سے بڑھ کر اس میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

(منقول از الفضل ربوہ۔ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۳ء)

بقیہ صفحہ اوّل

کی طرح ہماری مدد کو آئیگا اور اپنی حفاظت میں ہمیں لے لیگا۔ اور جس طرح ایک ماں اپنے بچے کی حفاظت کرتی ہے یا ایک بہن اپنے ویر (بھائی) کی حفاظت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس طرح ہماری حفاظت کریگا۔ حضور نے فرمایا یہ جماعت کے لئے خوشخبری ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی زبانِ مبارک سے یہ خوشخبری سُن کر احبابِ جماعت پر وفورِ جذبات سے عجیب محویت کا عالم طاری ہو گیا چنانچہ جب حضور نے اس خطاب کے فوراً بعد دعا کرائی تو ایوانِ محمود کا وسیع و عریض ہال جس میں لگ بھگ ایک ہزار مرد اور خواتین (گیلریوں میں) موجود تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور شکر کے جذبات سے گریہ وزاری کی آوازوں سے گونج اٹھا احباب بے خود ہو کر اپنے مولا کے حضور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنے لگے۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، فرما کر تشریف لے گئے۔ اس طرح سے

جماعتِ احمدیہ کی ۶۴ ویں اور خلافتِ رابعہ کی پہلی مجلس مشاورت کامیابی سے اختتام کو پہنچی۔

عمومی کوائف:۔ امسال مجلسِ مشاورت میں کل ۶۳۹ نمائندگان شامل ہوئے۔ اس میں تین نمائندے پاکستان سے باہر کے ممالک سے آئے تھے۔ مشاورت کے نمائندگان کی رہائش کا انتظام امسال دارالضیافت کے علاوہ جماعت کے دیگر اداروں کے گیسٹ ہاؤسوں میں کیا گیا تھا۔ امسال خواتین نے بھی مجلسِ مشاورت کی کارروائی میں اپنا مشورہ پیش کر کے حصہ لیا۔ مشاورت کے دوسرے روز ہفتہ ۲ اپریل کی رات کو دارالضیافت کی طرف سے نمائندگان کے اعزاز میں عشائیے کا اہتمام کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے بھی اس میں آٹھ بجے شمولیت فرمائی اور نو بجے کے قریب دعا کرا کے واپس تشریف لے گئے۔ اسی رات نو بجے قائدین اضلاع مجلس خدام الاحمدیہ کی بھی ایک میٹنگ ہوئی۔ جو رات گئے تک جاری رہی (الفضل ۵ ۲/۸۴)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر:۔ ۶۱۷۰۶۹)

علاقہ چمبہ (ہماچل پردیش) کا کامیاب تبلیغی دورہ

● محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور محترم انچارج صاحب وقفِ جدید قادیان کی تشریف آوری ● جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد ● گوردوارہ سنگھ سبھا میں نمائندہ وفد کی مؤثر تقریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ و رکن تبلیغی وفد

محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی ہدایت پر خاکسار نے گزشتہ دنوں ضلع چمبہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ چمبہ پٹھانکوٹ سے ایک سو بیس کلومیٹر پر دو دریاؤں یعنی راوی اور سال کے درمیان واقع ایک خوبصورت شہر ہے شہر کے صدر مقام پر ایک وسیع میدان ہے جس کو (CHOGAN) کہتے ہیں اور اسی میدان کے سامنے اُونچائی پر راجاؤں کے محلات ہیں جو اس شہر کے حُسن کو دوبالا کرتے ہیں۔ اردگرد حسین مناظر اور چند ٹی چھوٹی وادیاں قدرت کی کاریگری کا شاہکار دکھائی دیتی ہیں۔ یہ شہر سطح سمندر سے چار ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں پر چمبیالی گوجری کشمیری اور لاہوری وغیرہ مختلف زبانیں بولنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مسلمانوں میں گوجر اور ہندوؤں میں گدی قوم کے لوگ گرمیوں میں چمبہ کے پہاڑوں پر اور سردیوں میں پنجاب میں اپنے مویشی لے کر چلے جاتے ہیں دونوں قومیں کے مرد و زن کی اپنی اپنی مخصوص طرز کا لباس ہے ضلع کی کل آبادی تین لاکھ ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد دس ہزار کے قریب ہے۔

علاقہ سلونی و سرغانی کا دورہ

یہ علاقہ چمبہ سے تقریباً چالیس میل کے فاصلہ پہ پہاڑیوں کے درمیان گھرا پڑا ہے خاکسار نے مکرم محمد اشرف صاحب ایس۔ ڈی۔ او اور مکرم محمد پرویز صاحب، کی معیت میں اس علاقہ کا دورہ کیا۔ یہاں ہٹیرا اور سلونی کے علاوہ مسلمانوں کی آبادی اور کسی جگہ نہیں یہاں چند مسلمانوں سے ملاقات ہوئی انہیں مسجد تعمیر کرنے اور بچوں کی تعلیم اور دینی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مسلمانوں کی دینی حالت ناگفتہ بہ ہے اگر دس بیس گھر کسی گاؤں میں ہیں تو وہاں کوئی مسجد نہیں اس پر طرّہ یہ کہ مسلمان رسوم و رواج میں ہندوؤں کے اکثریت فرقہ سے بہت درجہ متاثر ہیں۔ وقتاً فوقتاً بہار اور یوپی سے یہاں جو علماء آتے ہیں وہ بھی اسلام کی بنیادی تعلیمات کو فروغ دینے کی بجائے صرف فرقہ پرستی کو ہوا دیتے ہیں جس سے وہ ذاتی منفعت حاصل کرتے ہیں ۱۹۴۷ء سے قبل ریاست چمبہ میں ہماری ایک فعّال جماعت قائم تھی جس میں اکثریت تعلیم یافتہ طبقہ کی تھی مگر ملکی تقسیم کے وقت دیگر مسلمانوں کے ساتھ جماعت کے کثیر حصّہ کو بھی ہجرت کرنا پڑی اب یہاں پر چند احمدی گھرانوں پر مشتمل جماعت قائم ہے۔

قادیان سے وفد کی آمد

۱۶ مارچ کو قادیان سے محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوت و تبلیغ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ اور مکرم حمید الدین صاحب شمس ایم اے چمبہ تشریف لائے ان کے قیام کا انتظام محترم ڈاکٹر غلام نبی صاحب ہومیو پیتھ کے ہاں کیا گیا تھا جبکہ وفد کی دیگر ضروریات اور مہمانوں کے طعام کا سارا انتظام مکرم عبد الغنی صاحب ٹیلر ماسٹر نے کیا فجزاہم اللہ خیرا۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

مورخہ ۳ اپریل بروز اتوار ڈگری کالج چمبہ کے وسیع اور خوبصورت کنووکیشن ہال میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد کیا گیا اسی سلسلہ میں خاکسار اور مکرم عبد الغنی صاحب ٹیلر ماسٹر نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب چمبہ اور ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب چمبہ سے ملاقات کی اور انہیں عقائد سے متعارف کیا نیز جلسہ کے انعقاد اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت چاہی جو انہوں نے بخوشی دے دی اور جلسہ میں شرکت کا وعدہ بھی کیا اسی سلسلہ میں جناب ساگر صاحب ایم ایل اے، راجہ نرائن سنگھ صاحب جناب چونی لال صاحب سابق ایم ایل اے لالہ گوردتا مل صاحب ریٹائرڈ انجینئر چمبہ اور سردار گوربچن سنگھ صاحب سے بھی ملاقاتیں کی گئیں۔

انعقاد جلسہ کی اجازت ملنے پر ازحد دعوتی کارڈ چھپوا کر افسران اور معززین شہر میں تقسیم کئے گئے جس کے نتیجہ میں ہر طبقہ کے معززین اور تعلیم یافتہ افراد نے جلسہ میں گہری دلچسپی کا مظاہرہ کیا اجلاس کی صدارت جناب پرنسپل صاحب ڈگری کالج چمبہ نے کی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم وحید الدین صاحب شمس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظم

ہیں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

نہایت ترنم سے پڑھی بعدہ خاکسار نے تعارفی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ ۱۸۸۹ء میں قائم ہوئی اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جن کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں اور وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ خدا کے فضل سے اس وقت دُنیا کے ایک سو پچاس ممالک میں ہمارے کامیاب تبلیغی مشن سرگرم عمل ہیں اور جماعت کو انٹرنیشنل پوزیشن حاصل ہے۔

بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ تمام بانیانِ مذاہب کا دلی احترام کیا جائے تاکہ دُنیا میں امن اور شانتی پیدا ہو چنانچہ اسی مقصد سے آج کا جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔

مختصر تعارفی تقریر کے بعد جناب پروفیسر درگا پرشاد صاحب گھکھر یا نے مذہب کی ضرورت پر نہایت دلنشین انداز میں تقریر کی آپ نے کہا کہ میں آج اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب پاتا ہوں کہ ایسا موقعہ میسر آیا ہے جس میں اپنے دلی خیالات کا اظہار کر رہا ہوں ایسے اجلاس ہمیشہ ہونے چاہئیں تا نئی نسل بھی مذہب سے متعارف ہو جماعت احمدیہ کی اس کاوش اور طریق کار سے میں بہت متاثر ہوا ہوں اسی طرح ہندو مسلم سکھ ایکتا پیدا ہو سکتی ہے آپ نے اس ضمن میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا دلی شکریہ ادا کیا۔

ازاں بعد جناب پروفیسر ایس کے شرما صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں زندگی میں پہلی مرتبہ ایسی خوشی محسوس کر رہا ہوں اور بھگوان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسی روحانی محفل میں شریک ہو کر دھارمک باتیں سننے اور دلی سکون حاصل کرنے کی توفیق دی آپ نے کہا کہ دُنیا آج بظاہر بڑی ترقی کر رہی ہے لیکن رُوحانی لحاظ سے وہ جہالت اور گمراہی کے گہرے گڑھے میں گر چکی ہے اور اس کی روحانی آنکھ بالکل اندھی ہو چکی ہے آپ نے پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے ظلم و استبداد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستانی مسلمان اسلام کی حقیقی رُوح سے واقف ہوتے تو ہرگز ایسا وحشیانہ سلوک نہ کرتے آپ نے جماعت احمدیہ کے اس جذبہ کی تعریف کی کہ وہ اس زمانہ میں بین المذاہب مفاہمت کی کوشش کر رہی ہے جناب پروفیسر صاحب کی تقریر کے بعد عزیزم شفیق ترنم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

بعدہ جناب گیان اندر صاحب شاستری نے تقریر کی۔ آپ نے کہا ہر مذہب نیکی اختیار کرنے ایک خُدا کی عبادت کرنے خدا کے بندوں کی خدمت کا حکم دیتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ تمام مذاہب کے ماننے والے اس راستہ سے بھٹک چکے ہیں جس کی وجہ سے ہم ایک دُوسرے سے دُور ہیں۔ میں آج کے اس سمیلن کو دیکھ کر بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں کہ یہاں تمام مذاہب کے لوگ اپنے دھارمک خیالات پیش کر رہے ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ کے ممنون ہیں جس نے اس مجلس کا انتظام کر کے ہماری آتماؤں کی تسکین کے سامان مہیا کئے ہیں۔

اجلاس کی آخری تقریر محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے اسلامی رواداری اور مفاہمت بین المذاہب کے موضوع پر نہایت دلپذیر و دلنشین انداز میں کی آپ نے گیتا۔ وید اور قرآن مجید کی روشنی میں ثابت کیا کہ دُنیا میں جسقدر بھی رشی منی اوتار اور ریفارمر آئے ہیں اُن کی تعلیم ایک تھی ہر مذہب نے ایک خُدا کی عبادت کی تعلیم دی اور نیکی کا حکم دیا آپ نے اپنے مخصوص انداز میں گیتا کے شلوک پڑھے جس سے سامعین بے حد محظوظ ہوئے۔ آپ نے قرآن اور احادیث کے بیشمار واقعات سے اسلامی رواداری کو ثابت کیا۔ آپ نے کہا آج دُنیا تشتت و افتراق۔ بے اطمینانی اور بے راہ روی کے راستہ پر گامزن ہے انسانیت دُنیا سے ختم ہو چکی ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲ پر)

تابناک ماضی - روشن مستقبل

از محترم مولانا غلام باری صاحب سیف مدیر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

زمانہ کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ماضی حال اور مستقبل وہ قوم اور جماعت خوش نصیب ہے جس کا ماضی بھی تابناک ہو اور مستقبل بھی درخشاں اور مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ حال اور مستقبل کی تعمیر ماضی میں ہی کی جاتی ہے۔ آنے والی نسل کی راہنمائی ماضی کی روایات اور کارناموں سے ہوتی ہے۔ سلف کی قربانیاں، ایثار اور فدائیت ان کے شوق و عمل کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی و نفوس العالمین کی یہ حدیث اس حقیقت کی غماز ہے۔

اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کرو گے رہنمائی حاصل کرو گے۔ روشنی کے یہ مینار ہیں جن سے آنے والی نسلیں راہ متعین کرتی ہیں۔ یہ نشان اور ستارے ہیں جو شب کے مسافر کو راہ دکھاتے ہیں۔ فرمایا —

عَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجْمِ ہُمْ یَہْتَدُوْنَ (النحل: ۱۷)

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ماموریہ زمانہ کے انفاس قدسیہ، صحبت اور تربیت کے نتیجہ میں فدائیت، ایثار اور قربانی کے وہ مظاہر ظہور میں آئے جو ہماری آنے والی نسل کے لئے ہمیشہ مشعل راہ کا کام دیں گے۔ جب ہم ماضی کے جھروکوں میں جھانکتے ہیں تو ہمیں احمدیت کے سپوتوں کے ایسے کارنامے نظر آتے ہیں جو ہمارے روشن مستقبل کے ضامن ہیں جنہیں دیکھ کر ہماری آنے والی نسل اپنے سر کو بلند اور ایمان میں قوت محسوس کرے گی۔ ہماری تابندہ روایات ہمارے مستقبل کو روشنی بخشتی رہیں گی ہمارے نوجوان بزرگوں کی قربانی سے قوت عمل پاتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

آج سے کوئی ساٹھ سال پہلے کا واقعہ ہے کابل کے بازاروں میں سپاہی ایک نوجوان کو پہرا دے رہے تھے اس کی عمر تیس پچیس سال، سرخ و سفید رنگ، میانہ قد، خوبصورت چہرہ، سڈول جسم، کشادہ پیشانی، بادام نما آنکھیں، باریک لمبا ابریشم کی طرح نرم بال، سبز خط ابھی ظاہر ہوا تھا۔ ہاتھوں میں ہتھکڑی، سپاہی اعلان کر رہے تھے اسے فلاں جگہ سنگسار کیا جائے گا لوگ جوق در جوق آئیں لیکن وہ نوجوان مسکرا رہا تھا گویا اس کی موت کا فتویٰ نہیں بلکہ عزت افزائی کی خبر سنائی جا رہی ہے۔ اس نوجوان کا نام نعمت اللہ تھا اور یہ پنجشیر کا رہنے والا تھا۔

نوجوان کو مقررہ جگہ پر لایا گیا تو حضرت خبیبؓ بن عدی کی طرح اس نے کہا میری آخری خواہش یہ ہے کہ مجھے اپنے رب کی عبادت کی اجازت دی جائے اور جب وہ دو رکعت نماز سے فارغ ہوا تو اس نے کہا اب میں تیار ہوں جو چاہو سو کرو (الفضل ۲۵ر اکتوبر ۱۹۲۴ء)۔ اڑھائی فٹ گہرا گڑھا کھود کر اسے کمر تک گاڑ کر سنگسار کر دیا گیا۔

جب موت اس کے سامنے رقص کر رہی تھی اسے کہا گیا تم اپنے عقائد سے دستکش ہو جاؤ اس نے جواب دیا جس چیز کو میں حق جانتا ہوں اس کو زندگی کی خاطر چھوڑ نہیں سکتا۔

پشاور سے جب نعمت اللہ صاحب کابل کو روانہ ہوئے تو قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت صوبہ سرحد نے اس کو ثبات سے کہا اگر آپ کو کوئی ابتلاء یا امتحان پیش آیا تو کیا آپ مصائب، شدائد اور دار و گیر برداشت کر سکیں گے نعمت اللہ صاحب نے یہ سنا تو آبدیدہ ہو کر کہا انشاء اللہ آپ دیکھ لیں گے میں اس وقت کیا اف و گزاف کر سکتا ہوں۔

جب انہیں یہ یقین ہو گیا کہ ان کے امتحان کا وقت آ گیا تو اس خوش خصال نوجوان نے جیل سے ایک خط بھجوایا جس کا چربہ الفضل ۱۱ر ستمبر ۱۹۲۴ء میں موجود ہے۔ خط فارسی میں تھا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"میں تیس دن سے قید خانہ میں قید ہوں دروازے اور روشن دان سب بند ہوتے ہیں صرف ایک تختہ کھلا ہوتا ہے۔ اور کسی سے ساتھ مجھے کلام کرنے کی اجازت نہیں ہے جب کبھی قضاء حاجت یا وضو کے لئے باہر جاتا ہوں پہرہ دار میرے ساتھ جاتا ہے جب سے کہ میں قید خانہ میں آیا ہوں آج کے دن تک یکے بعد دیگرے چوتھی کوٹھڑی میں تبدیل کیا گیا ہوں۔ ہر چند کہ وہ تاریک ہے۔ مگر جتنا زیادہ اندھیرا ہوتا ہے خدا تعالیٰ اتنی ہی زیادہ دلی روشنی اور اطمینانِ خاطر عطا فرماتا ہے۔ میرے پاس خرچ کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں بلکہ پچاس روپے قرض دینا ہے۔ بذریعہ تار یا خط میرے احمدی بھائیوں کو میرے حال سے اطلاع دے دیں تاکہ وہ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مجھے دین متین کی خدمت میں کامیاب کرے۔ میں ہر وقت قید خانہ میں خدا تعالیٰ سے یہی مانگتا ہوں کہ الٰہی اپنے نالائق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخشے یا قتل ہونے سے نجات دے بلکہ میں عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس بندۂ نالائق کے وجود کا ہر ذرہ اسلام پر قربان کر پس اگر قضائے الٰہی میں خاکسار کی موت مقدر ہے تو عرض ہے کہ براہ کرم دعا فرماویں کہ حقیر خادم نابکار کا کتبہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمرہ میں مقبرہ بہشتی میں لگا دیا جائے اور میرے احمدی بھائی آگاہ کریں اور اس خاکسار کی موت سے نہ ڈریں۔ اس وقت آزادی کی نسبت قید خانہ میں ہزارہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ موت سے مجھے کروڑہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہو گی۔"

(الفضل ۲۳ر ستمبر ۱۹۲۴ء)

آخر وہ دن آ گیا جب نعمت اللہ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ وہ قربانی کا ایسا بلند مینار تعمیر کر گئے جو ہمیشہ مستقبل کو روشن رکھے گا۔ قربانی کی اس مشعل نے قلوب کو گرما دیا اور اس شمع کو روشن تر کرنے کے لئے مخلصین نے اس راہ کو تابندہ تر رکھنے کے لئے اپنے نام پیش کئے۔ چھیالیس مخلصین کی فہرست الفضل ۲۵ر نومبر ۱۹۲۴ء کی اشاعت میں درج ہے جس میں سرفہرست نام چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا ہے ان ناموں میں حضرت مولانا سرور شاہ صاحبؓ مولانا ابو العطاء صاحب، مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی، حضرت مولوی عبد المغنی صاحبؓ حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ، نیک محمد خان صاحب کے نام بھی ہیں۔

اس موقعہ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے جو خط حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں لکھا اس کا ایک ایک لفظ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ اور قابل تقلید ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ سے مترشح ہے کہ اصل اور حقیقی زندگی اخروی زندگی ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا مفہوم کیا ہے۔ مبارک اور خوش بخت ہے وہ فرد جس کی زندگی راہ حق میں کام آ جائے محترم چوہدری صاحب لکھتے ہیں:-

"سیدنا و امامنا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری زندگی آج تک ایسی گزری ہے کہ سوائے اندوہ و ندامت کے اور کچھ حاصل نہیں۔ میں اکثر غور کرتا ہوں کہ یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ سوائے روزی کمانے کے کسی اور کام کی فرصت نہیں اور دنیا کے دھندوں میں پھنسا ہوا انسان طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا رہے۔

آج جو ایک خوش قسمت کے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال کی خبر آئی تو جہاں دل میں ایک شدید درد پیدا ہوا وہاں یہ بھی تحریک ہوئی کہ تمہارے لئے یہ موقع ہے کہ اپنی ناکارہ زندگی کو کسی کام میں لاؤ اور اپنے تئیں افغانستان کی سرزمین میں حق کی خدمت کے لئے پیش کرو پھر میں اچانک رکا کہ کیا میرے نفس کی خواہش نمائشی تو نہیں کہ اس یقین پر کہ مجھے نہیں بھیجا جائے گا اپنے تئیں پیش کرتا ہے اور میں نے اپنے ذہن میں ان مصائب اور مشکلات کا اندازہ کیا جو اس رستہ میں پیش آئیں گی اور اپنے تئیں سمجھایا کہ نوری شہادت ایک ایسی سعادت ہے جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی اور کیا تم محض اس لئے اپنے تئیں پیش کرتے ہو کہ جاتے ہی شہادت کا درجہ حاصل کرو اور دنیا کے افکار سے نجات حاصل کرو۔ تمہارے اندر یہ ہمت ہے کہ ایک

(باقی صفحہ پر)

قسط دوم

مسئلہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ

تقریر مکرم مولوی محمد حمید کوثر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

احادیث اور مسئلہ ختم نبوت

سامعین! قرآن کریم کے بعد ایک مسلمان کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ آخری اور حتمی ہوا کرتا ہے۔ آیئے غور فرمائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے کیا معنے اپنی اُمت کو سمجھائے ہیں کیا آپ کے نزدیک بھی خاتم النبیین کے معنے یہی تھے کہ اب آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔

سامعین! اِدھر رسول کریم پر آیت خاتم النبیین ۵ ہجری میں نازل ہوئی اس کے چار سال بعد ۹ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم وفات پا گئے۔ تو آپ نے فرمایا لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا (ابن ماجہ) اگر ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیت خاتم النبیین صاحبزادہ ابراہیم کے بالفعل نبی بننے میں روک نہ تھی بلکہ صاحبزادہ موصوف کی وفات ان کے بالفعل نبی بننے میں روک ہوئی۔ اگر آیت خاتم النبیین ان کے نبی بننے میں روک ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس فقرہ کی بجائے یہ فرماتے لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَمَا کَانَ نَبِیًّا لِکَوْنِیْ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ۔ یعنی اگر ابراہیم زندہ بھی رہتا تو بھی نبی نہ ہوتا کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ آنحضرت کا فقرہ لَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا ظاہر کرتا ہے کہ آیت خاتم النبیین ان کے نبی بننے میں روک نہ تھی۔ دیکھئے اگر بالفرض یونیورسٹی ایم۔ اے کا امتحان بند کر دے اور ایک شخص کا لائق لڑکا بی۔ اے تک پہنچ جائے اور وفات پا جائے تو اس وقت اس کا باپ یہ نہیں کہہ سکتا اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو وہ ایم۔ اے ہوتا کیونکہ اس صورت میں یہ فقرہ جھوٹ بن جاتا۔ کیونکہ اگر وہ زندہ بھی رہتا تو ایم۔ اے نہ ہو سکتا۔ پس مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فقرہ بھی اسی وجہ سے صحیح قرار پاتا ہے کہ خاتم النبیین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نبی کا آنا ممکن تھا اور آیت خاتم النبیین آپ کے ماتحت نبی کے آنے میں روک نہ تھی۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ (تفسیر صافی زیر آیت خاتم) کہ اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہے۔ پھر کو بھی آدمی اسی گز سے ناپتا ہے جس گز سے کھدر کو۔ کپڑا تو بدل سکتا ہے پر گز نہیں بدلتا۔ اسی طرح لفظ خاتم اپنے معنے پورے دے گا خواہ انبیاء کے ساتھ لگے یا اولیاء کے ساتھ۔ پس اگر ہمارے مخالفین اور پاکستان قومی اسمبلی کے معنے صحیح ہیں تو اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اس لئے میں نے قیامت تک نبیوں کا بیج ختم کر دیا۔ اور تو ولیوں کا خاتم ہے تو نے ولیوں کا بیج ختم کر دیا۔ جب آنحضرت اور حضرت علیؓ کے بعد جو بھی کسی ولی یا نبی کو مانے گا کافر، جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔

۳۔ پھر ایک دفعہ آنحضرتؐ نے اپنے چچا حضرت عباس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اِطْمَئِنَّ یَا عَمِّ فَاِنَّکَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی النُّبُوَّةِ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸) اے چچا عباس! آپ مطمئن رہیئے کہ آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں۔ جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ اب حضرت عباسؓ کے بعد اگر کوئی کسی کو مہاجر کہے گا یا کوئی ہجرت کرے گا۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور جھوٹا ہوگا کیونکہ حضورؐ نے ایک ہی جگہ میں اپنے آپ کو خاتم النبیین اور حضرت عباسؓ کو خاتم المہاجرین کہا۔ اب کیا حضرت عباس کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا۔ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مکی کے علاوہ آج تک لاکھوں لوگوں نے ہجرت کی۔ تقسیم ملک کے وقت ہزاروں لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ہجرت کر کے آ گئے۔ اور پھر ابھی بقول پاکستان کے لاکھوں مہاجر افغانستان سے ہجرت کر کے پاکستان آ گئے کیوں نہ وہاں کی حکومت اور علماء نے ان کو روکا کہ نہیں نہیں حضرت عباس پر ہجرت ختم ہو گئی ہے۔ اور وہ آخری مہاجر ہیں اس لئے اب ہجرت نہیں ہو سکتی اور اگر تم ہجرت کرو گے تو دائرہ اسلام سے خارج ہو جاؤ گے۔

(۴) سُنّی علماء نے حضرت ابوبکرؓ کو خاتم الخلفاء لکھا ہے شیعہ علماء نے حضرت علیؓ کو خاتم الخلفاء لکھا ہے۔ اب اگر سُنّی حضرات حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو خلیفہ کہیں گے یا شیعہ حضرات امام حسن یا حسینؓ کو خلیفہ کہیں گے تو دائرہ اسلام سے خارج اور جھوٹے قرار پائیں گے۔ مولانا شاہ عبد العزیز علیہ رحمۃ کو محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند نے ھدیۃ الشیعۃ میں خَاتَمُ الْمُحَدِّثِیْنَ وَالْمُفَسِّرِیْنَ لکھا ہے۔ ابو تمام الطائی مؤلف حماسہ کو حسن بن وہب نے خَاتَمُ الشُّعَرَاءِ لکھا ہے۔ دیباچہ تجرید بخاری میں شمس الدین ابو الخیر کو خاتمۃ الحفاظ لکھا ہے۔ بو علی سینا کو خاتم الاطباء کہا گیا ہے۔ گویا اب اگر خاتم کے وہی معنے کئے جائیں جو ہمارے مخالفین اور قومی اسمبلی نے کئے تو اس کا مطلب ہے ان مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ کے بعد کوئی محدث اور مفسر نہیں بن سکتا۔ کوئی شاعر نہیں بن سکتا۔ کوئی حافظ نہیں بن سکتا۔ بو علی سینا کے بعد کوئی طبیب نہیں بن سکتا۔ وہ اُمت جس کو خیر اُمت کہا گیا تھا ان غلط معنوں کے مطابق کسی خصوصیت اور فضیلت کی مستحق نہیں رہتی۔ اب مولانا شاہ عبد العزیز کے بعد کوئی محدث، مفسر نہیں بن سکتا۔ اور حضرت عباسؓ کے بعد کوئی مہاجر نہیں بن سکتا حتیٰ کہ شمس الدین ابو الخیر کے بعد کوئی حافظ بھی نہیں بن سکتا۔ ان اُلٹے معنوں اور اُلٹی منطق پر غالب کے الفاظ یاد آتے ہیں:

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے پچھلے سال ایک مجلس میں ایک فقیر کی مثال دیتے ہوئے فرمایا تھا ——— ہے تو وہ لطیفہ مگر جب اس جگہ چسپاں ہوگا تو وہ دردناک کہانی بن جاتی ہے۔ کہتے ہیں ایک فقیر ایک گھر کے کسی دروازہ پر پہنچا اور اس نے کہا کہ میرا چند ٹکے کا سوال ہے۔ اس گھر کی مالکن نے کہا میرے پاس کوئی ٹکہ نہیں ہے۔ فقیر نے کہا اچھا ٹکہ نہیں تو روٹی دے دو۔ مالکن نے کہا کوئی روٹی بھی میرے پاس نہیں۔ فقیر کہنے لگا ناراض نہ ہو اگر روٹی آپ کے پاس نہیں تو کم از کم سالن ہی کچھ ہو تو دو۔ مالکن کہنے لگی کوئی سالن میرے پاس نہیں ہے۔ فقیر کہنے لگا جب تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو چلو میرے ساتھ مانگنے چلو۔ یہ تو ہے یہ لطیفہ لیکن جب اُمت محمدیہ پر علماء ظلم کرتے ہیں تو سب سے زیادہ دردناک کہانی بن جاتی ہے جس اُمت کو ساری دُنیا میں بھلائیاں تقسیم کرنے کے لئے پیدا کیا گیا تھا اس اُمت سے ساری بھلائیاں چھین لی جائیں۔ علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی میں خاتم کا غلط ترجمہ کر کے اسلام کے اس گھر کو جو نور سے بھرا ہوا تھا تاریک کر دیا۔ جماعت احمدیہ صرف "انصاف" کا تقاضا کرتی ہے۔ خدارا! قرآن و حدیث سامنے رکھ کر خاتم کا صحیح ترجمہ کیجئے پھر کوئی اُلجھن باقی نہ رہے گی۔

احادیث اور اُمتی نبی

رسول کریمؐ کی بعض احادیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ کے بعد نبوت کا سلسلہ قیامت تک بند نہیں ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:—

(۱) اَبُوْبَکْرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ ۴)
ابو بکرؓ اس اُمت میں سے سب سے افضل ہیں بجز اس کے کہ کوئی نبی اُمت میں پیدا ہو ——— پھر حضورؐ نے فرمایا اَبُوْبَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ (الجامع الصغیر السیوطی علیہ رحمہ) ابو بکرؓ آئندہ کے لئے سب لوگوں سے بہتر ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ حضورؐ کا فرمانا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اُمت میں نبی پیدا ہونے کا امکان تھا۔ اگر امکان نہ ہوتا تو استثناء کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔

(۲) حدیث نبویؐ میں آتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خواہش ظاہر کی انہیں حضرت محمد مصطفےٰؐ کی اُمت کا نبی بنا دیا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کی اِجْعَلْنِیْ نَبِیَّ تِلْکَ الْاُمَّةِ مجھے اس اُمت کا نبی بنا دیجئے۔ خدا تعالےٰ نے جواب دیا فرمایا نَبِیُّهَا مِنْهَا کہ اس اُمت کا نبی اسی اُمت میں سے ہی ہوگا۔ ثابت ہوا کہ اُمت محمدیہ میں نہ موسیٰ علیہ السلام بطور سابق نبی کے آ سکتے ہیں نہ عیسیٰ علیہ السلام بلکہ صرف اُمت میں سے ہی نبی ہونے کا امکان ہے۔ (خصائص الکبریٰ مرتبہ امام جلال الدین السیوطیؒ)

(۳) مسیح موعود علیہ السلام کا نبی اللہ اور اُمتی ہونا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بروایت ابی ہریرہؓ ثابت ہے۔ چنانچہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ وَّالَا اِنَّهٗ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ۔ (طبرانی فی الاوسط الکبیر) سُن لو میرے اور مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں اور سُن لو کہ وہ میری اُمت میں میرا خلیفہ ہے۔

حاضرین! اس میں شک نہیں کہ ہمارے مخالفین بعض ایسی احادیث کو غلط انداز میں غلط مفہوم میں پیش کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا مفہوم یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اب حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حالانکہ حضورؐ نے خود فرمایا اِذَا هَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذر) جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی کسریٰ نہیں اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو کوئی قیصر نہیں۔ حالانکہ قیصر و کسریٰ کے بعد بھی اُن کے بیٹے قیصر و کسریٰ ہوئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ آپ کے زمانہ کے قیصر و کسریٰ آئندہ نہیں ہوں گے۔ اسی طرح لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کامل شریعت لانے والا نبی یا مستقل نبی اب آنحضرتؐ کے بعد کوئی نہیں ہوگا۔

پھر حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ (صحیح مسلم) کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد طریق عبادت کے لحاظ سے آخری مسجد ہے جس طرح مسجد نبوی کے تابع سینکڑوں مساجد بننے کے باوجود وہ آخری رہتی ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبی کا آنا آپ کے آخری نبی ہونے میں روک نہیں۔ چونکہ آنحضرتؐ خود شریعت لانے والے نبی تھے اس لئے شریعت جدیدہ کے ساتھ آخری نبی ہیں نہ کہ مطلق آخری نبی۔ اور آپ کی مسجد نئے طریق عبادت کے لحاظ سے آخری ہے نہ کہ

متعلق آخری مسجد ـــــ

مسئلہ ختم نبوت اور بزرگانِ اُمت

سامعین! آئیے اب ذرا بزرگانِ اُمت کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔ ان کا عقیدہ و نظریہ ختم نبوت کے بارے میں کیا تھا۔

۱۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضا فرماتی ہیں۔ قُولُوْا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کہ اے لوگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو ضرور کہو۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا (در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

۲۔ حضرت امام ملا علی قاری (وفات ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کا اُمتی نہ ہو۔ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۸ و ۵۹)

۳۔ حضرت امام طاہر (وفات ۹۸۶ھ) فرماتے ہیں۔ حضور کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

۴۔ رئیس الصوفیاء حضرت شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں۔ وہ نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ختم ہوئی وہ صرف شریعت والی نبوت ہے۔ نہ کہ مقامِ نبوت ...... پس اب کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے خلاف ہو۔ جب کبھی نبی ہوگا۔ وہ میری شریعت کے تابع ہوگا (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

۵۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی (وفات ۶۷۲ھ) نے فرمایا ہے

فکر کن در راہ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر اُمتے

(مثنوی مولانا روم دفتر اول صفحہ ۵۳)

۶۔ حضرت امام عبد الوہاب شعرانی (وفات ۹۷۶ھ) فرماتے ہیں۔ جان لو کہ مطلق نبوت نہیں اُٹھی اور صرف شریعت والی نبوت بند ہے (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۵)

۷۔ عارف ربانی حضرت عبد الکریم جیلانی (وفات ۸۲۶ھ) فرماتے ہیں۔ آنحضرت کے بعد نبوت تشریعی بند ہو گئی اور آنحضرت خاتم النبیین قرار پائے۔

۸۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (وفات ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اب کوئی شخص نہیں ہوگا۔ جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور کرے یعنی نئی شریعت والا نبی نہ ہوگا۔

۹۔ حضرت مولوی نور الحسن فرماتے ہیں آنحضرت کے بعد کوئی شرع ناسخ لے کر نہیں آئیگا۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲)

۱۰۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (وفات ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں۔ خاتم النبیین علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے بعد خاص متبعین آنحضرت کو بطور وراثت کمالات نبوت کا حاصل ہونا آپ کے خاتم الرسل ہونیکے منافی نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے اس میں شک مت کرو۔

۱۱۔ حضرت مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی (وفات ۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجرد نبی کا آنا محال نہیں بلکہ نئی شریعت والا ممتنع ہے (دافع الوسواس فی اثر ابن عباس)

۱۲۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند (وفات ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں۔ بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس) ـــ ۱۳۔ حکیم صوفی محمد حسین صاحب فرماتے ہیں سو دوسری نبوت یعنی خبر دار امور اخبار غیبیہ سے اطلاع دینا، وہ غیر منقطع ہے پس اس کو مبشرات کہتے ہیں۔ اپنے اقسام کے ساتھ اس میں رؤیا بھی ہیں۔ (غایۃ البرہان صفحہ ۱۴۷) ـــــ (مرسلہ قاضی)

انصار اللہ کی دو اہم ذمہ داریاں

از مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ کشمیر

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم سورہ احقاف میں فرمایا ہے:-

"جب انسان اپنے نشو و نما کی کامل پختگی کو پہنچ جاتا ہے اور چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو پھر اسکے اندر ایک فطری آواز بلند ہوتی ہے کہ خدایا تو نے مجھے کتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ پہلے مجھے بہترین طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا اور پھر ابتدائی عمر کے خطرات سے گذار کر پختگی کی عمر تک پہنچا دیا۔ تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری ان نعمتوں کا حق ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر یا میرے والدین پر کی ہیں اور مجھے توفیق عطا کر کہ میں ایسے اعمال بجا لاؤں جو تیری رضا کا موجب ہوں"

سو ایسی نعمت کا بہترین شکریہ اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ ہم انصار اللہ کی تنظیم کو مضبوط کر سکیں اس کے لئے ہم تمام پہ نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دیگر انصار بھائیوں کو بھی اس پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ مولا کریم ہم سب کو اسکی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت مصلح موعود رضا نے یکم ستمبر ۱۹۶۸ء کو مجلس انصار اللہ کراچی کی سالانہ تربیتی اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"انصار اللہ کی بڑی ذمہ داری اپنے نفوس کی اصلاح اور ماحول کی تربیت ہے۔ اگر انصار اللہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر اسباب کی امید کی جا سکتی ہے کہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرے گا۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ نسلاً بعد نسل جماعت کی تربیت ہوتی رہے کیونکہ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا لیکن اگر ہم آئندہ نسلوں کی تربیت نہ کر سکے تو پھر غیر تربیت یافتہ نسل اسلام کی کامیابیوں کی وارث نہیں ہوگی حضور رضا نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں اہل و عیال کی تربیت اور آئندہ نسلوں کی اصلاح کے لئے خاص کوششیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ انصار اللہ کو مخاطب ہو کر توجہ دلائی کہ بچوں کی ناجائز ضدوں اور ان کی غلط قسم کی خواہشات کے آگے خاص طور پر پختگی اور ثابت قدمی کے ساتھ ان کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ بے پردگی، سینما بینی کے رجحانات کو ختم کرنا ہوگا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم خود اپنی اولاد کو جہنم میں دھکیلنے والے ہوں گے۔ حضور رضا نے فرمایا ہر بڑی کو خود نمونہ پیش کرنا چاہیئے کیونکہ اسی صورت میں درست کی تربیت بہتر رنگ میں کی جا سکتی ہے"۔ (الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۶۸ء)

ہماری دعا ہے کہ مولا کریم ہم سب کو ان نیک ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اعلانِ نکاح

آج مورخہ ۱۷؍۴ کو خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ نفیس جہاں بیگم بنت ڈاکٹر غلام احمد صاحب مقیم جہانسی کا اعلان نکاح مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد نے مکرم انور احمد صاحب عباسی ابن مکرم محمد اسلم صاحب عباسی ساکن مین پوری (یو۔پی) کے ہمراہ مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر جہانسی میں کیا۔ اس تقریب پر بعض غیر از جماعت افراد بھی آئے تھے موقع کی مناسبت سے مکرم مولوی صاحب موصوف نے خطبہ نکاح پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم محمد اسلم صاحب عباسی اور مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۔۔۔ روپیہ ادا کئے ہیں۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعث برکت کرے۔ آمین

خاکسار شفار اللہ مبارک احمد ایڈووکیٹ عباسی

آل آندھرا سالانہ اجتماع انصار اللہ

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۸۳ء کو حیدر آباد میں صوبہ آندھرا کا پہلا سالانہ اجتماع انصار اللہ ایک روز کے لئے منعقد ہو رہا ہے جملہ انصار بھائی بالخصوص آندھرا کی مجالس سے تعلق رکھنے والے احباب زیادہ سے زیادہ شرکت کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں۔ دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

المعلن محمد عبد اللہ بی۔ ایس سی ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ آندھرا (حیدر آباد)

4-1-526/A Behind G.P.O Hyderabad 500001 (A.P.)

تصحیح: مکرم محمد عبد اللہ صاحب بن شمس کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ... کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ یہ خبر بدر مورخہ ۱۴ اپریل صفحہ ۹ پر غلطی سے لڑکی درج ہو گیا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں ـــــ (ادارہ)

بقیہ صفحہ ۸ اندر یہ ہمت ہے کہ ایک لمبا عرصہ زندہ رہ کر ہر روز اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانکاہ و متواتر شہادت سے منہ نہ موڑوں حضور انور! میں کمزور ہوں، سست ہوں، آرام طلب ہوں اور لیکن حضور کے بندہ عیسیٰ نفس نے یہی جواب دیا ہے کہ میں انتظار کیلئے ہوں، فوری شہادت کیلئے نہیں، دنیا کے افکار سے نجات کیلئے نہیں بلکہ گناہوں کیلئے توبہ کا موقع میسر کرنے کیلئے، اپنی عاقبت کیلئے ذخیرہ جمع کرنے کیلئے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنے تئیں اس خدمت کو پیش کرتا ہوں اگر مجھ جیسے نابکار گنہگار سے اللہ تعالیٰ یہ خدمت لے اور مجھے یہ توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام اس کی رضا کے حصول میں صرف کروں تو اس سے بڑھ کر میں کسی نعمت اور کسی خوشی کا طلبگار نہیں۔

حضور! یہ مضمون نویس نہیں اور حضور کی بارگاہ میں تو نہ زبان یاری دیتی ہے نہ قلم جیسے کسی نے کہا ہے سے

اے تماشاگاہِ عالم روئے تو
تو کجا بہرِ تماشا میروی

اسی لئے اسی پر بس کرتا ہوں کہ جس وقت حضور حکم فرمادیں افغانستان کے لئے روانہ ہونے کو تیار ہوں۔ اور فقط حضور کی خوشنودی اور اللہ کی رضا کا طلبگار ہوں۔

والسلام

حضور کا ادنیٰ ترین غلام ظفر اللہ خاں

(الفضل ۸ نومبر ۱۹۲۴ء)

غور کا مقام ہے ملاحظہ کیجئے۔ بار بار پڑھئے یہ انکساری جاں سپاری، بے لوث قربانی۔ اور چوہدری صاحب کے دینی فکر اور کردار سے نقطہ عطا ہے۔ یہ تو محترم چوہدری صاحب کے جذبات و افکار تھے۔ کشتی احمدیت کے ناخدا حضرت مصلح موعود رضا نے اس موقع پر جذبات کا اظہار یوں فرمایا:-

افسوس کہ میری ذمہ داریاں مجھے اجازت نہیں دیتیں اور نہ میری کوئی بالغ اولاد ہے کہ وہ میری دلی تڑپ کو پورا کرے۔ اس لئے میں خونِ دل پی کر خاموش ہو رہا اور چونکہ کسی کو دل کھول کر دکھایا نہیں جا سکتا اس لئے اپنی حالت کا اظہار بھی نہیں کر سکتا ورنہ خدا شاہد ہے اس کی راہ میں مرنے کی خواہش میں میرا ہر ذرہ جسم آج تک بے تاب رہا ہے

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء) ـــ بقیہ ...

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

مینجور (کیرالہ) میں کامیاب مناظرہ

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مقیم مدراس رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۱/۸۳ کو مدراس شہر سے ۳۵ کلو میٹر دور مینجور میں قریباً ۴½ گھنٹے تک ایک کامیاب مذہبی مناظرہ ہوا اس علاقہ کے ایک زیر تبلیغ دوست کی دعوت پر خاکسار مع چار احباب صبح ۱۱ بجے وہاں پہنچا وہاں کے مدرسہ اسلامیہ کے ہال میں ہمارے انتظار میں تین مولوی صاحبان جناب مولوی خواجہ محی الدین صاحب پیش امام مقامی - جناب مولوی غلام دستگیر صاحب، شاہ فارغ التحصیل جمالیہ عربک کالج مدراس اور جناب مولوی عبد الرحیم صاحب عربک M.A کے علاوہ دس پندرہ احباب تشریف فرما تھے - باہمی تعارف کے بعد خاکسار نے ان دوستوں کی خواہش پر جماعتِ احمدیہ کے عقائد پر روشنی ڈالی اس کے بعد جناب مولوی غلام دستگیر صاحب نے عربی زبان میں بات چیت کرنے کی پیشکش کی خاکسار نے اس کو قبول کر لیا مگر حاضرین نے کہا کہ آپ کی عربی زبان میں بات چیت سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا لہٰذا گفتگو تامل زبان میں شروع ہوئی - ان کی طرف سے تینوں مولوی صاحبان باری باری گفتگو میں حصہ لیتے رہے خاکسار نے ان کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا مگر ہمارے کسی سوال کا جواب ان سے نہ بن پڑا جسکو سامعین نے محسوس کیا - وفاتِ مسیح ناصری کے مسئلہ پر مختصر گفتگو کے بعد وہ بالکل خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے - اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے ظہورِ امام مہدی، علاماتِ آخر الزمان، خروج دجال و یاجوج ماجوج کی حقیقت اور دیگر مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی - ساڑھے چار گھنٹے کی اس گفتگو کو حاضرین نے بہت غور سے سنا اور بہت اچھا اثر ہوا اور رخصت ہوتے وقت دوبارہ آنے کی پیشکش کی -

پونہ (مہاراشٹر) کے گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۵ مارچ کو ——— گوردوارہ پونہ میں خاکسار نے بیس منٹ تقریر کی جس میں حضرت بابا نانک رح اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات مختصر مگر جامع رنگ میں بیان کیں - تقریب کے اختتام پر مکرم منیر احمد صاحب صدر جماعت پونہ اور مکرم محمد ابراہیم صاحب نے لٹریچر تقسیم کیا - اسی روز بعد نماز عشاء مکرم منیر احمد صاحب صدر جماعت کے مکان پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں عزیز حنیف الرحمٰن کی تلاوت کلام پاک اور ناصرات کی بچیوں کی نظم خوانی کے بعد مکرم منیر احمد صاحب اور خاکسار محمد حمید کوثر نے تقاریر کیں غیر از جماعت دوست اس جلسہ میں شرکت کر کے کارروائی سنتے رہے دو سال پہلے پونہ میں مکرم محمد ابراہیم صاحب نے بیعت کی تھی - حالیہ دورہ میں اُن کی والدہ محترمہ اور اہلیہ صاحبہ کو بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین

جماعت احمدیہ مسجد رک کے زیر اہتمام تربیتی جلسہ

مکرم محمد عبد الرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مسجد رک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۳/۲۰/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی جلسہ مکرم شیخ غلام محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم وسیم احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم رفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی ہارون رشید صاحب - مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ - مکرم رحمت اللہ خان صاحب - مکرم عبد الواحد صاحب قائد مجلس - عزیز میاں انجم صاحب - اور خاکسار نے تقاریر کیں اجلاس میں مکرم عبد الکریم صاحب - مکرم گل محمد شاہ صاحب - عزیز کلیم احمد صاحب - مکرم رحمت اللہ خان صاحب - مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب اور عبد الباسط صاحب نے نظمیں سنائیں - بعد دعا اجلاس برخاست ہوا -

صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۱۷/۳/۸۳ کو مسجد رک کے ایک عالی شان کارخانہ کے افتتاح کے لئے عزت مآب جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب صدر جمہوریہ ہند مسجد رک تشریف لائے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے انگریزی قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر صدر موصوف کی خدمت میں پیش کیا جسے موصوف نے بخوشی قبول کیا اس موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں ہندو، سکھ، عیسائی اور مسلمان موجود تھے

سونگھڑہ میں جلسہ سیرت النبی صلعم

مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ سونگھڑہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸/۳/۸۳ کو سونگھڑہ کے محلہ رسول پور میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا - مکرم سید علام الدین احمد شاہ قادری کی زیر صدارت منعقدہ اس اجلاس سے صاحب صدر کے علاوہ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ - مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب اور مکرم مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب نے خطاب کیا - اجلاس میں سید سہیل احمد طاہر نے تلاوت کلام پاک کی اور عبد الجبار صاحب نے نظم پڑھی دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا -

ہنچال میں جلسہ سیرت النبی صلعم

مکرم ظفر احمد صاحب احمدی یادگیر تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام یہاں سے ۱۲۵ میل دور واقع موضع ہنچال میں جلسہ سیرت النبی صلعم کا پروگرام بنایا گیا چنانچہ ۲۵ مارچ کو خاکسار اور مکرم ولی الدین خان صاحب کو جلسہ کے انتظامات کے لئے بھیجا گیا - ہم نے وہاں کے مقامی ذمہ دار احباب سے مسجد میں جلسہ کرنے کی اجازت چاہی مگر مسجد کمیٹی نے انکار کر دیا - مورخہ ۲۶ مارچ کو مکرم نائب امیر صاحب یادگیر کی زیر قیادت مکرم عبد الصمد صاحب - مکرم سیٹھ محمد زکریا صاحب - مکرم عبد الحمید صاحب اور مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد پر مشتمل ایک وفد ہنچال پہنچا - مسجد میں بعض ہندو اور مسلم احباب سے سوال و جواب کا موقعہ ملا - رات ½۹ بجے جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا جس میں مکرم رفعت اللہ صاحب غوری کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ولی الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم رفعت اللہ صاحب غوری - مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ - مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب اور صدر مجلس مکرم نعمت اللہ صاحب غوری نے سیرت آنحضرت صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں - مکرم سیٹھ محمد زکریا صاحب نے اس دورہ کے لئے اپنی کار پیش کی جزاہم اللہ تعالیٰ

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا کامیاب سالانہ اجتماع

محترم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب ربوہ کی طرف سے الفضل مجریہ ۱۴ فروری میں شائع شدہ رپورٹ مظہر ہے کہ مورخہ ۱۵ تا ۱۷ جنوری ۸۳ء کو لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ ہدایت جکارتہ میں منعقد ہوا جس میں ۸۰ مجالس کی ۵۰۰ خواتین نے شرکت کی افتتاحی تقریب ہوٹل آریہ دوتہ (انٹرنیشنل ہوٹل) میں منعقد ہوئی جس میں ۱۵۰ غیر از جماعت خواتین نے شرکت کی اجتماع سے مکرمہ خدیجہ آدی ستیار سو صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا - مکرمہ نور النساء صاحبہ آف بوگور اور مکرمہ شفیقۃ النساء حکیم صاحبہ نے خطاب کیا وزارت اور مذاہب کے نمائندے بھی آئے جاکرتہ مکرمہ زبیدہ صاحبہ اور ایم اے صاحبہ نے بھی حکومت کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کا شکریہ ادا کیا

امریکہ کے ایک مخلص احمدی جوڑے کی مثالی قربانی

روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۸ مارچ ۸۳ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے نام ایک پیغام میں فوری طور پر پانچ مشن ہاؤسز کی تعمیر کے لئے ۲۵ لاکھ ڈالر اکٹھے کرنے کی جو تحریک فرمائی تھی اس پر لبیک کہتے ہوئے لاس اینجلس کے مشن ہاؤس کی تعمیر کا پورا خرچ یعنی ۵ لاکھ ڈالر ادا کرنے کی ذمہ داری تو سان امریکہ کے ایک نہایت مخلص احمدی دوست مکرم ڈاکٹر نذر قریشی صاحب اور ان کی اہلیہ مسز طاہرہ قریشی صاحبہ نے قبول کی ہے اس نیک اور با سعادت جوڑے نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کیا ہے کہ وہ اپنی ۲۲ ایکڑ

زمین جس کی موجودہ قیمت اس وقت پانچ لاکھ ڈالر (یعنی قریباً ۴۶ لاکھ روپے) ہے فروخت کر کے اس مشن کی تعمیر کے لئے عطیہ دیں گے یا دوسری صورت یہ ہوگی کہ جماعت کے نام یہ زمین منتقل کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت عطا کرے آمین۔

گلاسگو مشن کی خرید کے لئے احباب جماعت کی ایمان افروز قربانیاں

وکالت تبشیر کی طرف سے روزنامہ الفضل مجریہ ۱۴؍ مارچ ۱۹۸۳ء میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق سکاٹ لینڈ میں مشن ہاؤس کے لئے ایک پختہ اور دیدہ زیب عمارت کی خرید کا انتظام ہو گیا ہے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت انگلستان نے باقاعدہ تحریک بھی نہ کی تھی کہ مخلصین نے رقوم پیش کرنا شروع کر دیں محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے جب اس عمارت کی خرید کی تجویز کا ذکر کیا کہ چالیس ہزار اسٹرلنگ پونڈ میں یہ عمارت مل رہی ہے تو دوستوں نے وعدے کرنے شروع کر دیے اور دیکھتے دیکھتے قریباً پندرہ ہزار پونڈ کے وعدے ہو گئے مستورات نے سنا تو انہوں نے بھی دو ہزار پونڈ کے وعدہ جات لکھوا دیے بفضلہ تعالیٰ تین ساڑھے تین سال کے عرصہ میں انگلستان میں یہ آٹھواں مشن ہاؤس ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اخلاص میں برکت عطا کرے آمین۔

اونڈو (نائیجیریا) کی سالانہ صنعتی نمائش میں جماعت احمدیہ کا واحد مذہبی سٹال

مکرم منفی الرحمٰن صاحب خورشید سنوری مبلغ سلسلہ اونڈو سٹیٹ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۴؍ دسمبر ۸۲ء کو اونڈو سٹیٹ (نائیجیریا) میں سالانہ صنعتی نمائش کے موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے احمدیہ مذہبی سٹال لگایا گیا۔ نمائش کا افتتاح سٹیٹ کے گورنر صاحب نے کیا ان کے ہمراہ مہمان خصوصی مرکزی وزیر صنعت و تجارت تھے۔ خاکسار نے بھی افتتاح کی تقریب میں شرکت کی ہمارے سٹال پر گورنر جناب اجاسی صاحب مع مرکزی وزیر صنعت و تجارت جناب الحاج اکنابی صاحب۔ محترم کمشنر صاحب ٹریڈ اور کوآپریٹو جناب مسز مولاجی اشومو صاحبہ بھی تشریف لائیں موصوفہ کو خاکسار نے بڑے کپڑے پر چھپا ہوا۔ الیس اللّٰہ بکاف۔ عبدہٗ اور ٹروتھ کی کا پیاں پیش کیں انہوں نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ صرف احمدیت کا ہی واحد مذہبی سٹال ہے جو لوگوں کی روحانی پیاس کو بجھانے کا کام کر رہا ہے۔ اسی روز مرکزی وزیر صاحب نے خاکسار کو بلا کر ٹروتھ کی تعریف کی اور اس کو باقاعدہ حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اسی دن جناب بشپ فرانسس آدنگے صاحب تشریف لائے ان کو اسلامی کتب کا تعارف کرایا گیا۔ موصوف نے جماعت احمدیہ کی مساعی کو بہت سراہا۔ خاکسار نے ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا دس دن کی اس نمائش میں بفضلہ تعالیٰ ہزاروں لوگوں تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت ملی۔ ریڈیو اونڈو سٹیٹ نے بھی ہمارے سٹال کا بہت اچھے رنگ میں ذکر کیا۔

جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کی چوتھی سالانہ تربیتی کلاس

وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے روزنامہ الفضل مجریہ ۱۰؍ اپریل ۱۹۸۳ء کی اشاعت میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۴؍ دسمبر ۸۲ء کو محمود ہال لنڈن میں جماعتہائے احمدیہ انگلستان کی چوتھی سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج نے فرمایا۔ امسال ۱۲ اساتذہ نے درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیے نصاب میں قرآن مجید۔ حدیث۔ تاریخ اسلام۔ اسلام کی بنیادی تعلیمات۔ عقائد احمدیت۔ ردّ عیسائیت اور اردو شامل تھی۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب روزانہ صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید دیتے رہے اور عشاء کی نماز کے بعد مذاکرہ کی صورت میں مجلس ارشاد قائم کی جاتی رہی جس میں طلباء کے سوالات کے جوابات دیے جاتے رہے امسال اس نشست میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی کیسٹ بھی سنانے کا انتظام کیا گیا۔ ہر روز نماز تہجد پنجوقتہ نماز با جماعت صبح کی نماز کے بعد تلاوت کلام پاک۔ وقار عمل۔ تقریر کی مشق اور سیر و تفریح میں طلباء حصہ لیتے رہے۔ طبی امداد اور سٹیشنری کے لئے سٹال لگایا گیا

جس کے ذریعہ تیس پونڈ کا نفع حاصل ہوا جو محترم امیر صاحب نے طلباء کے مشورہ سے بیت الحمد کے لئے دے دیا۔ مورخہ ۳۰؍ دسمبر کو الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل پرائز یافتہ اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے طلباء کے سوالات کے جواب دیے یکم جنوری ۸۳ء کو اوّل اور دوم آنے والے طلباء میں محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

چیمبہ کا تبلیغی دورہ — بقیہ صفحہ (۷)

خالق و مخلوق کے تعلقات منقطع ہو چکے ہیں انسانیت کراہ رہی ہے۔ ایسے حالات میں بانی گورو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہمیں پھر اس راستہ پر گامزن کیا ہے کہ اگر دنیا میں امن چین اور سکون کی زندگی گزارنا چاہتے ہو تو خدا کی عبادت کرو اس کے بندوں سے پیار کرو اور دنیا میں جسقدر بھی رشی منی اور پیغمبر آئے ہیں ان کی عزت و توقیر کرو اس۔ لئے ہم تمام نبیوں رشیوں کو دل سے مانتے ہیں اور اس لئے مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ان من اُمّۃ الا خلا فیھا نذیر آپ نے کہا آج بھارت کو انسانیت بھائی چارے اور ایکتا کی اشد ضرورت ہے۔

آخر میں صدر جلسہ جناب پرنسپل صاحب ڈگری کالج نے کہا کہ مولانا صاحب کی تقریر سن کر مجھے دلی خوشی ہوئی آپ کے منہ سے وید اور گیتا کے شلوک سن کر میں بے حد متاثر ہوا ہوں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ پھر کبھی ایسے وقت میں تشریف لائیں جبکہ کالج کھلا ہو اور میں تمام طلباء کو یکجا کر سکوں آپ کی معلومات میں اضافہ کا باعث بن سکوں۔ میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور اس کی مساعی سے بے حد متاثر ہوا ہوں جو یہ بین المذاہب مفاہمت کے طریق کو اپنا کر دنیا میں بجا لا رہی ہے۔

اختتام جلسہ سے قبل خاکسار نے جناب ڈی۔سی صاحب اور ایس۔پی صاحب چمبہ جناب پرنسپل صاحب اور دیگر سٹاف کے ممبران اور طلباء کا دلی شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ تقریب اڑھائی گھنٹے جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

گوردوارہ سنگھ سبھا میں تقریر

مورخہ ۲۲/۱/۸۳ کو صبح ۹ بجے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دیگر افراد جماعت کے ساتھ گوردوارہ سنگھ سبھا میں پہنچے جہاں ٹھیک ۹ بجے محترم مولوی صاحب موصوف نے گورو نانک جی کی پوتر جیونی پر تقریر کرتے ہوئے سکھ مسلم اتحاد اور پریم کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ بابا گورو نانک جی ایسے وقت ہوئے جب دنیا خدا کو بھول چکی ہوئی تھی آپ نے آ کر ہر ایک مذہب کو صحیح اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کی۔ اسی طرح آپ نے کہا کہ ایک مقام پر حضرت بابا گورو نانک اور فرید جی سفر کرنے کے بعد جب جدا ہوئے تو اس وقت بھی حضرت باباجی مہاراج نے ایک بانی کا اُچارن کیا جس سے آپ کے پیار و محبت کا پتہ چلتا ہے آپ نے کہا

آؤ بھینیں گل ملاں آنکھ سہیلڑیاں　　مل کر کراں کہانیاں سمرت کنت کیاں

محترم مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں بے شمار ایسے واقعات کو پیش کیا جو سکھوں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہر دور میں خدا کی طرف سے ایسے پوتر لوگ دنیا کے سدھار کے لئے پرگٹ ہوتے رہے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی قادیان کی مقدس بستی میں خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ مبعوث ہوا ہے جس نے ہمیں تعلیم دی کہ سب پیغمبروں اور رشیوں منیوں کا ستکار اور عزت و احترام کرو اسی مشن کو لے کر جماعت احمدیہ گزشتہ ۹۵ سال سے دنیا میں سرگرم عمل ہے۔ اور یہی وہ راستہ ہے جس سے دنیا میں امن اور شانتی قائم ہو سکتی ہے۔ مولانا صاحب موصوف کی تقریر کے بعد پریذیڈنٹ گوردوارہ نے آپ کے لیکچر کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔

خاکسار جناب ڈی۔سی صاحب جناب ایس۔ڈی ایم صاحب۔ جناب پرنسپل صاحب مکرم ڈاکٹر غلام نبی صاحب ہومیوپیتھ مکرم عبدالغنی صاحب ٹیلر ماسٹر۔ مکرم عبدالحمید صاحب۔ مکرم پرویز صاحب۔ مکرم محمد اشرف صاحب ایس۔ڈی۔او کونی۔ مکرم قاضی ناصر صاحب۔ جناب پرتھوی سنگھ صاحب رانا۔ جناب چندر دیو صاحب اور جناب راجکمار صاحب پرنٹر کا مشکور ہے کہ انہوں نے جلسہ کے انتظامات میں مخلصانہ تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر شوکت منظوم کلام

جسے مشاہیر بھی اپنی طرف منسوب کرتے ہیں اور فخر محسوس کرتے ہیں

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ مقیم حیدر آباد دکن

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا اور حقیقی عشق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے قلم سے نکلے ہوئے اشعار نے اپنوں اور غیروں پر اثر کیا۔ جس کا اظہار مخالف علماء نے اس طور سے کیا ہے کہ وہ اپنی تقریروں میں ان اشعار کو عوام الناس پر اپنی دھاک جمانے کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں۔ مثلاً مولانا ثناء اللہ امرتسری جو معاندین احمدیت میں صفِ اوّل میں آتے ہیں عموماً اپنی تقاریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر ؎

جمال حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ۔۔۔ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

پیش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں یہ شعر اس لئے پیش کرتا ہوں کہ یہ مرزا صاحب کی نبوت کے دعویٰ سے پہلے کا ہے۔

(۲) مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار "زمیندار" صفِ اول کے مخالف احمدیت تھے اُنہوں نے ضلع گوجرانوالہ (حال پاکستان) میں جو مسجد کرم آباد میں بنوائی تھی اُس پر آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فارسی شعر لکھا ہوا موجود ہے ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ۔۔۔ محمدؐ ہست بُرہانِ محمدؐ

(۳) حیدر آباد میں ان دنوں نواب میر عثمان علی خان صاحب کے نام سے منسوب کر کے سلطان العلوم صدی تقاریب منعقد کی جا رہی ہیں۔ میر عثمان علی خان ہندوستان کی سب ریاستوں میں سے سب سے بڑی ریاست کے نواب تھے اسی لئے تو کہا گیا تھا کہ

سلاطین سلف سب ہو گئے نذر اجل عثمان ۔۔۔ مسلمانوں کا تیری سلطنت سے ہے نشاں باقی

مورخہ ۱۹ر مارچ ۱۹۸۳ء کے کثیر الاشاعت مسلم روزنامہ رہنمائے دکن نے اپنے دوسرے صفحہ پر جلی حروف میں تین فارسی اشعار نقل کئے ہیں جو نواب میر عثمان علی خان صاحب کے دیوان میں نعت کے زیر عنوان بھی چھپ چکے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

کلام حضرت سلطان العلوم

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است	خاکم نثار کوچہ آلِ محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش	در ہر مکان ندائے جلال محمدؐ است
پُر نور کرد آنکہ مریم دلِ مرا	عثمان ضیائے شمعِ خیالِ محمدؐ است

خط کشیدہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۷ء میں تحریر فرمائے اور یکم مارچ ۱۸۸۸ء کے اخبار ریاض ہند امرتسر میں شائع بھی کئے گئے۔ جبکہ نظام دکن میر عثمان علی خان صاحب جن کے دیوان میں بھی یہ اشعار شامل کئے گئے ہیں کی پیدائش ہی ۱۸۸۶ء میں ہوئی ہے۔ یعنی ان اشعار کے دو سال بعد لیکن چوتھے مصرعہ میں جمال کی جگہ جلال لکھا گیا ہے۔۔

جلسہ یوم خلافت

۲۷ر مئی ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک کو یوم خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت جاری و ساری ہے۔ خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ خلافت کے ذریعہ مرکز۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ سے مضبوطی سے تعلق قائم رہتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف لطیف۔ "رسالہ الوصیت" میں رقم فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷ر ہجرت ۱۳۶۲ ہش (مطابق ۲۷ر مئی ۱۹۸۳ء) بروز جمعۃ المبارک جلسہ یوم خلافت منعقد کریں۔ اور جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے اس ابدی انعام اور اس کی برکات اور خلافت کی ضرورت و اہمیت پر مقررین حضرات روشنی ڈالیں۔ اور جلسوں کی روئیداد نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اُردو بلٹز بمبئی میں

جماعتِ احمدیہ کے بارے میں تین خبریں

مورخہ ۲۶ر مارچ ۱۹۸۳ء کو بمبئی سے شائع ہونے والے ہفتہ وار اُردو بلٹز کے صفحہ ۵ پر پریس ایشیا انٹرنیشنل کے حوالہ سے مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی:۔

(۱) **تحریک نظام مصطفےٰ:۔** "لاہور:۔ فروری کے آخری ہفتہ میں تحریک نظام مصطفےٰ لاہور ضلع کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت پیر سید طالب حسین صاحب شاہ گردیزی نے کی۔ اجلاس میں مولانا نورانی اور مولانا عبدالستار نیازی کو ان کی تبلیغ اسلام کے لئے کی جانے والی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ یاد رہے کہ ان دونوں علماء کی کوششوں سے اکیلے ضلع لاہور میں اب تک کم از کم آٹھ ہزار قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ اجلاس کے دوران مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ قادیانیوں کی اسلام کے خلاف سازشوں کا سختی سے نوٹس لیا جاتا رہے۔ جلسے کو مولانا پیر خادم حسین نقش بندی اور تحریک نظام مصطفےٰ ضلع لاہور کے جنرل سیکرٹری فصیح احمد جعفری نے بھی خطاب کیا۔" (اُردو بلٹز ۲۶ر مارچ صفحہ ۵)

احمدیہ مسلم مشن بمبئی نے اس غلط اور گمراہ کن خبر کی اشاعت پر مندرجہ ذیل وضاحتی بیان جاری کیا جو مورخہ ۱۶ر اپریل ۸۳ء کے بلٹز صفحہ ۱۶ پر شائع ہوا ہے:۔

(۲) **جماعتِ احمدیہ کا وضاحتی بیان:۔** ۲۶ر مارچ ۱۹۸۳ء کے اُردو بلٹز میں صفحہ ۵ پر ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ لاہور میں نظام مصطفےٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں دو علماء کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ان دو علماء کی کوششوں سے اکیلے ضلع لاہور میں اب تک کم از کم آٹھ ہزار قادیانی حلقۂ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔

ہم اس تحریک کے اراکین کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ آٹھ ہزار نہیں بلکہ دنیا بھر میں پچھلے ڈیڑھ کروڑ احمدی حلقہ بگوش اسلام ہیں۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت احمدی افراد سے ان کا پیارا "دینِ اسلام" چھین نہیں سکتی۔ ہر احمدی اسلام پر کامل و مکمل یقین رکھتا اور دل و جان سے اسی پر عمل پیرا ہے۔

اگر اس خبر سے یہ تاثر دینا مقصود ہے کہ آٹھ ہزار احمدی احمدیت (یعنی حقیقی اسلام) سے علیحدہ ہو گئے ہیں تو اس کے جواب میں ہم صرف اتنا لکھنا چاہتے ہیں۔ خدا کے لئے اس نام کی تو لاج رکھو جس کے نام پر اس تحریک کا نام رکھا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ بمبئی اس گمراہ کن خبر کی پُر زور تردید کرتی ہے۔ یہ بات سچ ہے کہ آج کل پاکستانی مولویوں کو مارشل لاء کے زیر سایہ من مانی کرنے کی کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ مگر یہ بات یاد رکھنی چاہئیے۔ خدا کے دربار میں دیر ہے اندھیر نہیں۔

محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن مہاراشٹر و گجرات

(اُردو بلٹز ۱۶ر اپریل ۸۳ء صفحہ ۱۶)

(۳) اسی طرح مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۸۳ء کے اُردو بلٹز میں صفحہ ۲ پر جناب خواجہ احمد عباس نے آزاد قلم کے مستقل عنوان کے تحت لکھا ہے کہ:۔

"......... انہوں نے (یعنی احمدیوں نے۔ ناقل) غیر ممالک خاص کر یورپ میں اسلام کا بہت پرچار کیا ہے۔ قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ پہلے احمدیوں نے ہی چھپایا تھا.........."

مرسلہ:۔ محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

دُعائے نعم البدل

خاکسار کا پوتا عزیز ارشد نہال ابن عزیز منور احمد صدیقی عمر چھ سال چند روز کی علالت کے بعد مورخہ ۱۴/۴/۸۳ کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بڑا ذہین اور ہونہار بچہ تھا۔ تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین اور تمام افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے آمین

خاکسار۔ محمد شفیع صدیقی چمن گنج کانپور

آپ کا مرکزی ترجمان بدر آپ کے مخلصانہ تعاون کا متمنی ہے

درخواست ہائے دُعا

☆ــــ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مقیم علی گڑھ اپنے داماد مکرم مُظفر الدین صاحب جو دل کی تکلیف کے علاج کے لئے وشاکھا پٹنم گئے ہیں کی کامل صحت وشفایابی اور اپنی بچیوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ☆ــــ مکرم معروف احمد خانصاحب مقیم سعودی عربیہ اہلیہ کی کامل صحت وشفایابی کے لئے ☆ــــ مکرم عبد الماجد صاحب قریشی شاہجہانپور اپنے بھائی مکرم عبد الواحد صاحب قریشی کے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت وشفایابی کے لئے ☆ــــ محترمہ سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد العظیم صاحب درویش اپنے بیٹے عزیز عبد الحلیم طاہر کی بیرون ملک سے بخیریت مراجعت کی خوشی میں پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے عزیز کی صحت وعافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ☆ــــ مکرم فضل الٰہی خانصاحب درویش اپنے پوتے عزیز ثمر انعام سلمہٗ ابن عزیز اشعر انعام سلّمہ مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) جس کا گذشتہ سال گلے کا آپریشن ہوا تھا مگر تکلیف رفع نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے دوبارہ آپریشن تجویز کیا ہے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ☆ــــ محترمہ الحاجہ زاہدہ بیگم صاحبہ حیدر آباد جملہ عزیزان کی دینی و دنیوی ترقیات خود کی صحت وعافیت اور نواسے عزیز محمد عبد المتین عرف راشد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ☆ــــ مکرم محمود خان صاحب کیرنگ (اڑیسہ) پانچ روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے والدین کی صحت وسلامتی، بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات نیز اپنی ملازمت کے مستقل ہونے کے لئے ☆ــــ عزیزم محمد سعادت اللہ سلمہٗ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے والد مکرم محمد فرحت اللہ صاحب جو بلڈ پریشر کی تکلیف سے دو چار ہیں کی کامل صحت وشفایابی اور بہن بھائیوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ☆ــــ مکرم محمد عبد اللہ صاحب میر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شوپیاں (کشمیر) اپنی کامل صحت وشفایابی کے لئے ☆ــــ مکرم محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بجدرک اپنی بہو عزیزہ سعیدہ بیگم سلمہا کی بسہولت فراغت اور نیک صالح وخادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے نیز خود کی صحت وعافیت کے لئے۔

قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے (ادارہ)

اظہار تشکر اور درخواست دُعا

(۱) خاکسار بعارضہ قلب مسلسل تین ہفتہ بانڈونگ ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم نیز سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جملہ بزرگان واحباب جماعت کی دردمندانہ دعاؤں کے طفیل صحتیاب ہو کر واپس اپنے مکان پر آگیا ہے۔ ہسپتال میں ابتدائی پانچ دنوں کے دوران لگاتار آکسیجن دی جاتی رہی اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حالت جلد ہی خطرہ سے باہر ہوگئی۔ فالحمد للہ علی احسانہٖ۔ خاکسار ان سطور کے ذریعہ جملہ بزرگان واحباب کرام کا دلی شکر گذار ہے اور مزید دعاؤں کا خواستگار کہ مولا کریم اس عاجز کو کامل صحت وتندرستی عطا کرے اور بیش از بیش خدمت دین بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ خاکسار۔ سید شاہ محمد الجیلانی عفی عنہٗ بانڈونگ انڈونیشیا

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحیم صاحب سندھی درویش مرحوم کی اندوہناک وفات پر بہت سے بزرگان واحباب کرام نے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا خاکسار کے بس میں نہیں۔ لہٰذا ان سطور کے ذریعہ ان تمام بزرگان واحباب کرام کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے والدہ مرحومہ کی مغفرت وبلندی درجات اور ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار۔ عبد اللطیف سندھی قادیان

تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مُسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ "تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس" مورخہ ۸ و ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ اتوار بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی نے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو "صدر مجلس استقبالیہ" مقرر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ بمبئی احباب کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ نیز دُعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو تبلیغی نقطۂ نظر سے کامیاب ونتیجہ خیز بنائے۔ آمین

المعلن ــــ محمد حمید کوثر احمدیہ مسلم مشن بمبئی مہاراشٹر

17, Y.M.C.A. ROAD. BOMBAY-400008

ضروری اعلان

جُملہ احباب جماعت کی توجہ کے لئے تحریر ہے کہ آپ جب بھی حضور انور کی خدمت میں دُعا کے لئے خط تحریر کریں براہ راست یا دفتر امارت مقامی قادیان کی معرفت اصل خط پر اپنا مکمل اور صاف پتہ ضرور تحریر کریں تاکہ ترسیل جواب میں دفتر متعلقہ کو دشواری نہ ہو۔ لفافہ پر پتہ لکھنا ضروری نہیں۔

مرزا وسیم احمد
ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان

ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب جن کو مع اہل وعیال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اخراج از جماعت اخراج از قادیان اور مقاطعہ کی سزا دی تھی، کی درخواست معافی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش ہونے پر حضور انور نے از راہ شفقت مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مع اہل وعیال کے مقاطعہ اور قادیان آنے جانے کی پابندی کی سزا کو معاف فرما دیا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

دُعائے مغفرت

۱ــــ افسوس مکرم راجہ غلام محمد خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ نونہ مئی (ریٹائرڈ گرداور) مورخہ ۱۲/۴/۸۳ بوقت صبح ساڑھے چار بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم حلیم الطبع صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور باوجود ضعیف العمری کے نماز جمعہ کے لئے پیدل چل کر یاری پورہ آیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے تین لڑکیاں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے ونواسیاں چھوڑی ہیں۔ بزرگان سلسلہ، درویشان کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں اُن کی مغفرت وبلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ عبد الحمید ٹاک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ کشمیر (مقیم یاری پورہ)

۲ــــ افسوس مکرم حاجی ولی محمد صاحب راتھر صدر جماعت احمدیہ ہاری پاریگام (کشمیر) کے چھوٹے بھائی مکرم عبد الغنی صاحب راتھر مورخہ ۱۹/۴/۸۳ بوقت ایک بجے دن سری نگر سنٹرل ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مورخہ ۸ر اپریل کو ایک تصادم کے دوران مرحوم کو سر میں شدید چوٹ آئی تھی۔ دماغی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے وہ موقعہ پر ہی بے ہوش ہو گئے۔ مقامی ڈاکٹر کے مشورہ پر انہیں فوری طور سری نگر سنٹرل ہسپتال میں منتقل کیا گیا۔ مگر افسوس ہر ممکن طبی امداد بہم پہنچانے کے باوجود وہ جانبر نہ ہو سکے۔ پوسٹ مارٹم کے بعد آپ کو اپنے آبائی گاؤں ہاری پاریگام میں دفن کیا گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے ایک بیٹی اور بیوہ سوگوار چھوڑی ہے۔ پسماندگان میں اُن کے اور بھائی اور بہنیں بھی ہیں قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور مرحوم کو جنّت نصیب کرے۔ آمین

خاکسار۔ غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ مقیم سری نگر

۳ــــ آج بتاریخ ۲۳/۴/۸۳ یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم دل محمد صاحب احمدی جے پور (راجستھان) وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نیک اور مخلص وفدائی احمدی تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت وبلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار۔ عبد العزیز اصغر قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا جماعتی فرض ہے

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD,
CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS,
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔

("فتح اسلام" ص تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کنندگان

HM برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,
16- MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹج انڈسٹری

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ائیر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن۔ ۲۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۱۷۔۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر ۴۴۳۴۱۷

ارشاد نبوی صلعم

"تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ تو اللہ کی اس رنگ میں عبادت کر کہ گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کم از کم یہ یقین ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

محتاجِ دعا:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:۔ "اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ خوشی اپنے مومن بندے کی حقیقی توبہ سے حاصل ہوتی ہے۔" (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ "خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی ڈھونڈنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔" (حجۃ اللہ)

پیشکش:۔ محمد امان اختر۔ بیاز سلطانہ پارٹنرز

مبارک موٹرس

۳۲۔ سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM. } MOOSA RAZA
PHONE } 605558.

BANGALORE -2.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس یاری پورہ (کشمیر)	**کدک** الیکٹرانکس انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون ملز اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں — فون نمبر ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!